رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۸

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو سرانجام دینے والا اکیلا اخبار

جلد ۱۸

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے تین روپے (عہ)
" ششماہی " ایک روپیہ بارہ آنہ (۱۲/۱)
" سالانہ سرپرستوں سے دس روپے (عہ)
" " امراء سے پانچ روپے (صہ)
" " ممالک غیر سے ۸ شلنگ

یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ

نور

ایڈیٹر شیخ محمد یوسف

یہ اخبار ہر ہفتہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

مقاصد

۱- اسلام کی خوبیاں اور دیگر مذاہب پر اس کی ...
۲- سکھوں اور آریوں کے اہم فرض کو ادا ...
۳- دیگر مذاہب کے ... صحیح جواب دینا۔
۴- ... اور رعایا کے ...

نمبر ۱۸

تاریخ ۳ جولائی ۱۹۲۶ء

نور سے عملی ہمدردی کا ثبوت

جناب خان بہادر مرزا غلام صمدانی خان صاحب افسر مال جو نہ صرف نور کے قدیمی خریدار ہیں بلکہ ایکطرح سے سرپرست ہیں فی الحال دو خریدار دیتے ہیں۔ اور آئندہ مزید خریدار بنانے کی فراہمی کے لئے وعدہ فرماتے ہیں۔ (۲) شیخ عبدالرحمٰن صاحب بنگالی نومسلم حال وارد امرتسر ایک خریدار کی قیمت اپنی گرہ سے عطا فرما کر ایک نومسلم کے نام اخبار جاری کراتے ہیں۔ (۳) ڈاکٹر عبدالعزیز خان صاحب بشیری ایک خریدار (۴) بابو محمد اسمٰعیل صاحب سٹیشن ماسٹر جھنگ ایک خریدار جزاہم اللہ احسن الجزا دس پہلے اور ۴ اب گویا اس نازک وقت میں صرف ۱۴ خریداروں نے اپنا فرض ادا کیا باقی سب خریداروں پر یہ فرض جوں کا توں قایم ہے۔ ایک طرف اسلام کی موجودہ نازک حالت کہ مخالف خطرناک رنگ میں ہر طرح کیل کانٹے سے آراستہ ہو کر اسلام کو اپنی طرف سے ہندوستان سے بدر کرنے کے لئے آمادہ ہے۔ دوسری طرف نور جس جانبازی اور سرفروشی سے مخالفین کے دانت کھٹے کر رہا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ اور تیسری طرف دوستوں کی اس سرد مہری کا یہ عالم ہے کہ باوجود اس قدر چیخ و پکار کے صرف ۱۴ دوستوں نے توجہ کی۔ میں کچھ نہیں کہتا

اگر آپ اس نازک وقت میں نور کی ضرورت سمجھتے ہیں تو آپ کو فی الفور نور سے عملی محبت کا ثبوت دے کر اپنے فرض کو ادا کرنا چاہیئے۔

قابل قدر نمونہ

محسن کی یاد ایک قدرتی امر ہے اسی جذبہ سے مجبور ہو کر میں نے دو چار مرتبہ حضرت مولانا المکرم حکیم میر سعادت علی صاحب کا ذکر خیر نور میں کیا تھا۔ آپ نے اس ذکر کو ناپسند فرمایا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ کیا ہے محض اللہ تعالےٰ کی خوشی اور حمایت اسلام کی حمایت کے لئے نہ کہ کسی نمود کی خاطر لہذا آئندہ اس کا اظہار نہ ہونا چاہیئے۔" جناب میر صاحب موصوف کی یہ کسر نفسی قابل قدر ہے۔ اللہ کو بے نمود نیکی بے حد پسند ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ دائیں ہاتھ سے دو تو بائیں کو خبر نہ ہو۔ باوجود اپنے مالی مشکلات کے میر صاحب موصوف کا پیارے اسلام کی حمایت کے لئے یہ ایثار پہلے ہی کچھ کم قابل قدر نہ تھا کہ ان کی اس کسر نفسی نے انکی اس نیکی کو قابل رشک بنا دیا ہے۔ میں نور کے سب دوستوں کی خدمت میں بزور التماس کرونگا کہ سب بھائی حضرت میر صاحب موصوف کے لیے نہایت سوز و تڑپ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکے مالی مشکلات دور فرمائے اور حسنات دارین کا وارث بنائے۔ آمین

میں پھر تبلیغی سفر پر

میں نے اپنے ۱۷ جون کے پرچہ میں یہ لکھا تھا کہ گو مجھے مالی اور جسمانی لحاظ سے سفر نہایت مضر پڑتا ہے اور میں اپنی مرضی سے ایک قدم بھی قادیان سے باہر نہیں رکھنا چاہتا مگر آجکل چونکہ ہندوستان میں اسلام نہایت نازک حالات سے گذر رہا ہے۔ اس لئے وقت کی نزاکت کو مدنظر رکھکر میں حتی الوسع ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ساتھ تعاون سے کام لوں گا۔ لہذا اسی قاعدہ کے تحت باوجود گذشتہ ماہ میں کافی دیر باہر تبلیغی سفر پر رہنے کے آج میں پھر ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے تحت ایک لمبے تبلیغی سفر پر جا رہا ہوں۔ اگر دوسرا پرچہ ناظرین کو دیر سے ملے تو مجھے معذور سمجھیں سپاہی ایک وقت میں ایک ہی میدان میں لڑ سکتا ہے اور یہ لڑانے والے زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ کہ اس وقت سپاہی کی موجودگی کی زیادہ ضرورت کس میدان میں ہے۔

صرف چھ روپے میں:- آج دوست و دشمن معترف ہیں کہ نور کے پرانے فائل سکھوں اور آریوں میں تبلیغی مضامین کے لحاظ سے اپنی نظیر آپ ہیں۔ بسا اوقات ایک ایک مضمون کے لئے ہزاروں صفحوں پر دیدہ ریزی کرنی پڑتی ہے فائل ۲۶ ماہ ۱۹۲۶ء

مینیجر صاحب نور قادیان ... فائل ... قیمت ... ۱۹۲۶ء

... شیخ محمد یوسف مالک نے ... پریس قادیان ضلع گورداسپور سے شائع کیا

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زندگی چاہتے ہو یا موت

نمبر ۴

میں گذشتہ نمبر میں اس بات پر بخوبی روشنی ڈال آیا ہوں کہ ہندوستان میں سود کی جانگداز وبا نے مسلمانوں کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ جو قوم ہیا ۹ کہ عدد کی تعداد میں ہو اور ۱۰ کروڑ روپیہ سے سالانہ سود ادا کرنا پڑتا ہو۔ اس قوم کی تباہی اور بربادی میں شبہ ہی کیا ہو سکتا ہے۔ سو مسلمانوں کو جلد سے جلد اس موت کے پھندے سے آزاد ہونے کی سعی کرنی چاہیئے۔ اور اس گرفت سے آزاد ہونے کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ (۱) اپنے دل میں پختہ عہد کریں۔ کہ ہم آئندہ خواہ کچھ بھی ہو مہاجنوں سے روپیہ سود پر قرض نہیں لیں گے۔ (۲) اپنے اخراجات کو اپنے قابو میں رکھیں گے۔ اور ہر موقع پر چادر دیکھکر پاؤں پھیلائیں گے۔ قرض اور پھر سودی قرض تو فاقہ سے بدتر ہے۔ چنانچہ ایک ہندی داں کا یہ مقولہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے

لنگھن میت کڈھار ایری

یعنی فاقہ دوست ہے۔ اور قرضہ دشمن جب مسلمان اس بات پر قادر ہو جائیں گے کہ خرچ کو اپنے قابو میں رکھ سکیں۔ تو قرض کی خطرناک وبا سے انہیں خود بخود نجات مل جائے گی۔

اب دوسرا شعبہ جس پر مسلمانوں کو فوراً توجہ کرنی چاہیئے وہ تجارت کا صیغہ ہے۔ تجارت میں بڑی برکات ہیں یہ تجارت میں ہی خوبی ہے۔ کہ آپ تاجروں میں کروڑپتی پائیں گے۔ مگر ایک پانچہزار روپیہ لینے والے کو بسا اوقات مقروض دیکھیں گے۔ یورپ تمام دنیا میں محض تجارت کی وجہ سے حکومت کر رہا ہے۔ اور کیوں جاؤ دور اپنی ہمسایہ قوم ہندوؤں کو دیکھ لو ہندوستان میں ان کی طوطی کیوں بول رہی ہے۔ اس لئے کہ مسلمان گھمنڈ میں رہے کہ ہم اس ملک کے کبھی بادشاہ تھے۔ اس لئے ہم بنیوں کا بیوپار کیوں کریں۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہندوؤں نے تمام ہندوستان پر تجارتی قابو پا لیا جس کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ اس تجارت کے طفیل ہندو بادشاہ بنے بیٹھے ہیں۔ اور مسلمان دن بدن قلاش ہو رہے ہیں بھلا وہ قوم جو ۱۰ کروڑ روپیہ سودی رنگ میں ٹیکس کے طور پر اپنے ہمسایہ قوم کو ادا کرے کیا ایسی قوم بھی فلاح کا منہ دیکھ سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو صاحبان کے حوصلے اب اس قدر بڑھ رہے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کی شدھی یا جلاوطنی کے منحوس خواب دیکھ رہے ہیں مسلمان اگر اب بھی تجارت کی طرف توجہ کریں تو ان کی حالت ربع صدی میں ہی کچھ کی کچھ ہو سکتی ہے یہ تجارت کے ہی برکات ہیں۔ کہ آج ایک آدمی جنے آلو کچالو بیچ رہا ہے۔ اور پانچ سات سال کے بعد وہ ہزاروں میں کھیل رہا ہے۔ تجارت میں مسلمانوں کو کبھی عار نہ ہونی چاہیئے۔ بشروع شروع میں بے شک کسی حد تک مشکلات پیش آئیں گی۔ مگر چند سالوں کے اندر ہی اندر کچھ کا کچھ ہو جائے گا۔ اسی طرح ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ اور مذہبی اور قومی ہمدردی اس امر کا مطالبہ کرتی ہے کہ ہر ایک مسلمان اپنے مسلم تاجر بھائی کی حوصلہ افزائی کرے اور تمام ضروریات کی اشیاء ایک مسلمان تاجر سے ہی خریدے۔ اور مسلمان تاجروں کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ منافع بہت ہی کم لگائیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکے پبلک کے لئے سستی اشیاء مہیا کریں شروع شروع میں مقابلہ ہو گا۔ اور ہندو تاجر بسا اوقات بعض اشیاء میں نقصان برداشت کر کے بھی مسلمانوں کی تجارت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے سو اس کے لئے ہمیں ان کے اس فعل کو برا نہیں منانا چاہیئے۔ کیونکہ ہر ایک ہوشیار آدمی اپنے مخالف کو نیچا دکھانے کے لئے جس قدر اس کے بس کی کوششیں ہوں گی۔ سب کو کام لائے گا۔ ہاں اس کے عوض ہم میں قومی ہمدردی کا جذبہ ہونا چاہیئے اور اگر مسلمان تاجر سے کچھ مہنگی چیز بھی ملے۔ تو اس مہنگی اشیاء کو دوسرے کی سستی پر ترجیح دینی چاہیئے۔ کیونکہ اگر ہم ایک مسلمان تاجر سے مہنگی اشیاء بھی خریدیں گے تو بہر حال ہمارا روپیہ ایک مسلمان بھائی کی پاکٹ میں جائے گا اور جب قومی کاموں مثلاً تبلیغ اسلام یا تعلیم اور صنعت وغیرہ کے سکولوں کے کھولنے کے لئے چندوں کی ضرورت پڑے گی۔ تو یہی مسلمان تاجر خوشی ایسے نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ چنانچہ ہندو دوستوں کی ہر ایک تحریک میں خواہ سنگھٹن کی مضبوطی کے لئے ہو یا شدھی کے فروغ کے لئے یہی ہندو تاجر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اور یقیناً ہندو تاجروں کی آمدن میں کم از کم ½ حصہ مسلمانوں کی کمائی کا ہوتا ہے۔ سو مسلمان اگر ہندوستان میں وقار اور احترام کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو انہیں فی الفور تجارت کی طرف راغب ہونا چاہیئے چھوٹی چھوٹی تجارتیں برائے نام سرمایہ پر شروع کی جا سکتی ہیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ انہیں ترقی دی جا سکتی ہے۔ کسی قوم کی مضبوطی یا وقار کا راز اس کی اقتصادی حالت کا درست ہونا ہے۔ دنیا کے واقعات پر نظر ڈال کر دیکھ لو کہ کوئی قوم بغیر تجارت کے مالدار نہیں بنی اور جب قوم کی مالی حالت درست ہو وہی قوم میدان حیات میں کھڑی رہ سکتی ہے ہما دنیا میں غریبوں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ اور آج مالدار ہونے کی کلید صرف تجارت ہی ہے۔ سو مسلمانوں کو بہت جلد اس کلید کو اپنے ہاتھ میں لے لینا چاہیئے آئندہ نمبر میں میں اس بات پر روشنی ڈالونگا کہ وہ کون سے ذرائع ہیں جن پر عمل کر کے تجارت بہت جلد چمک اٹھنے کی توقع کی جا سکتی ہے سو ناظرین اس کے لئے آئندہ نمبر کا انتظار کریں۔

خوشخبری

مولوی محمد عبد اللہ صاحب امام مسجد کی ہمت سے چک $\frac{3}{37}$ میں پانچ اشخاص (تین مرد دو عورتیں) مشرف باسلام ہوئے۔ مردوں کے سابقہ نام سردیا۔ رام چند۔ بجندی۔ اسلامی نام بترتیب رحیم بخش۔ کریم بخش۔ عبد الحق عورتوں کے سابقہ نام بھاگو۔ رامی ۰ اسلامی نام ہاجراں بی بی۔ کریم بی بی۔ اسلام لانے والوں کو استقامت عطا فرمائے اور مولوی صاحب موصوف کو جزائے خیر دے۔

KHILAFAT LIBRARY

شذرات

آخر آریوں کو بھی شرمسار ہونا پڑا

ورتمان کی گندی تحریر اب کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں رہی اس گندہ ذہنی کے متعلق آخر ۹؍ جون کے آریہ گزٹ کو یہ لکھنا ہی پڑا کہ:۔

”رسالہ ورتمان والوں نے ایسا مضمون شایع کر کے ہندوؤں کو سخت شرمندہ کیا ہے۔ اور ہمارا اپنا سر مارے شرم کے جھک رہا ہے۔ ہندو دھرم ہرگز اس امر کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ اپنے یا بیگانے بزرگوں کی اس طرح ہتک کی جائے۔ اس لئے ہم رسالہ ورتمان کی متذکرہ تحریر کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔“

یہ پہلا موقعہ ہے کہ کسی آریہ نے ایسے ہتک آمیز مضمون کے برخلاف اپنی آواز بلند کی۔ اگر یہ آواز رنگیلا رسول جیسی سخت گندی کتاب کے شایع ہوتے وقت ہوتی تو آج ورتمان کو یہ حیا سوز مضمون لکھنے کی جرات ہی نہ ہوتی۔ اب جب پانی سر سے گذر گیا ہے تو ایڈیٹر آریہ گزٹ کی آواز گھٹا ٹوپ آسمان کے افق پر سفید دھاری سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔

سوامی دیانند اور ہندو مذہب

اس مذکورہ بالا صدر اقتباس میں آریہ گزٹ نے ایک جگہ یہ لکھا ہے کہ ”ہندو دھرم ہرگز اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ اپنے یا بیگانے بزرگوں کی اس طرح ہتک کی جائے“۔ اگر ہندو مذہب میں یہ وصف ہے۔ تو سب سے بڑھ کر ہمیں خوش ہونا چاہئیے اور یہ مذہبی جھگڑے شام سے پہلے پہلے دور ہو سکتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ شری سوامی دیانندجی مہاراج نے ستیارتھ پرکاش میں مختلف مذاہب کے بزرگان کرام کی شان میں حد سے بڑھی ہوئی گستاخ نکتہ چینی سے کام لیا ہے۔ تو یہ جناب سوامی دیانند صاحب نے ہندو دھرم کے تابع ہو کر ایسا کیا تھا یا الگ ہو کر اگر تابع ہو کر ایسا کیا تو پھر آریہ گزٹ کا محولہ بالا اصول کہاں رہا اور اگر الگ ہو کر ایسا کیا تو پھر آریہ گزٹ کس منہ سے ہندو دھرم کے گیت گا سکتا ہے۔ اگر برا نہ منایا جائے تو یہ رنگیلا رسول اور ورتمان کا مضمون وغیرہ سب ستیارتھ پرکاش کی اس دلخراش نکتہ چینی کا ایک قدرتی نتیجہ ہے۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

پرکاش ورتمان کی حمایت میں

جہاں آریہ گزٹ نے ورتمان کے ایڈیٹر پر خفیف سی جھاڑ ڈال کر کسی حد تک عمدہ روش کا ثبوت دیا ہے۔ وہاں اس کا بڑا یا چھوٹا بھائی پرکاش اس خطرناک گندے مضمون کا اس طرح ڈیفنس کرتا ہے کہ:۔ یہ عجیب اتفاق ہے۔ کہ ”منادی“ اور ”لاحول“ کو تردید کرنے کا موقع دیا جائے۔ لیکن ورتمان پر مقدمہ چلایا جائے۔“ $\frac{۱۲}{۶}$ ۲۷

رنگیلا رسول بھی دفتر پرکاش کے لواحقین کی طرف سے شایع ہوا اور اب ورتمان ایسے گندہ ترین مضمون کی حمایت میں بھی اسی دفتر سے ہی آواز اٹھتی ہے۔ اور اگر ملک ایسے لوگوں کی حمایت نہ کرے۔ تو ملک کی فضا، کبھی بھی بگڑنے نہ پائے۔ دراصل ایسے لوگ دوسروں سے نہیں بلکہ خود اپنے سے ہی دشمنی کر رہے ہیں کیونکہ دوسروں کی خوشی میں اپنی خوشی کا راز پوشیدہ ہے چاند پر تھوکنے سے چاند کا کچھ نہیں بگڑتا۔ بلکہ وہ تھوک اپنے ہی منہ پر پڑتا ہے۔

مسلمانوں شاباش

سردار کھڑک سنگھ صاحب کی رہائی پران کے استقبال کے لئے باوجود اس بگڑی ہوئی فضا کے جو دریا دلی کا ثبوت مسلمانوں نے دیا ہے۔ وہ ایک نہ بھولنے والی یادگار ہے۔ اس کے متعلق ۱۹؍ جون کا پرکاش لکھتا ہے کہ

بیس ہزار ہندو مسلمان سکھ ایک جگہ اکٹھے جمع ہو کر پرامن رہ سکتے ہیں۔ پھر ۵؍ جون کا شیر پنجاب کہتا ہے کہ سردار کھڑک سنگھ صاحب کے استقبال کے لئے سیالکوٹ میں متعدد ہندو مسلمانوں اور سکھ اصحاب کے دستخطوں سے ایک اعلان شایع ہوا پھر یہی اخبار امرتسر کے استقبال کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے کہ ہزارہا ہندو مسلمان اور سکھ شریک تھے“۔

ہمیں یہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ باوجود حویلی کابلی مل کے تازہ واقعہ کے پھر بھی اس استقبال میں مسلمانوں نے اپنی قدیمی شرافت کی بنا پر دریا دلی سے حصہ لیا دراصل سمجھدار سکھ خود بھی لاہور کے حادثہ کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ اور جس صورت میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایک چالاک گروہ نے سکھوں کو بطور ہتھیار کے استعمال کرنا چاہا ہے۔ تو اس صورت میں بجائے گلہ کے سکھ ہماری ہمدردی کے مستحق ہیں۔

اس شرافت پر قربان

۱۲؍ جون کا پرکاش لکھتا ہے کہ رنگیلا رسول کے مقدمہ کو ختم ہوئے کئی ہفتہ ہو گئے۔ لیکن اس وقت تک مسلمان شمانت ہونے میں نہیں آتے مہاشہ راجپال اگر چاہتے تو دوران مقدمہ میں ہی رنگیلا رسول کے کئی اڈیشن نکال کر کئی ہزار کا پیاں فروخت کر سکتے تھے“

گویا دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہوا کہ فلاں آدمی کو اس لئے مجھ پر گلہ ہونا چاہیئے۔ کہ میں نے مکان کو صرف ایک ہی دفعہ آگ لگائی ہے۔ اگر میں چاہتا تو کئی دفعہ لگا سکتا تھا۔

ذرا غور کرو اگر مسلمان بھی تمہاری طرح ناعاقبت اندیشی سے کام لے کر رنگیلا کرشن یا رنگیلا بال برہم چاری وغیرہ لکھدیتے تو نوبت کہاں تک پہنچتی اور اس طرح اس بدقسمت ہندوستان کے کبھی بھی بھلے دن آ سکتے تھے۔ خدا کی شان دیکھیئے کہ بعض ناعاقبت اندیش تو رنگیلا رسول جیسی امن سوز کتاب لکھتے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمان کرشن کو حضرت کرشن علیہ الرحمۃ کے نام سے پکارتے ہیں۔ کیا دو قوموں کی شرافت کے موازنہ کا اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت مل سکتا ہے۔

ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالئے

۱۲؍ جون کا پرکاش کہتا ہے کہ

"اسلام میں عورت کو پاؤں کی جوتی کا درجہ دیا گیا ہے"

کیا ایڈیٹر صاحب پرکاش قران پاک سے کوئی ایک حوالہ پیش کر سکتے ہیں جس میں عورت کو بقول ان کے پاؤں کی جوتی کہا گیا ہے۔ مگر ذرا خدا کے لئے لگتے ہاتھ ایڈیٹر صاحب پرکاش کو عورت کے متعلق رامائن کے اس ارشاد کو بھی ملاحظہ فرما دینا چاہیئے۔

ڈھول گنوار شودر ار ناری
یہ تینوں تاڑن کے ہنکاری

یعنی بیوقوف شودر اور عورت اس قابل ہیں کہ انہیں زجر و توبیخ ہی کرتے رہنا چاہیئے۔ پھر اسلام نے خاص طور پر میکے اور سسرال والوں کے ہاں عورت کو جائیداد سے حصہ دلایا ہے۔ مگر ویدک دہرم عورت کو کیا میکے اور کیا سسرال سے ایک پھوٹی کوڑی بھی دلوتا ہے؟ خدا کی قدرت پھر یہ لوگ اسلام کے منہ آتے ہیں ہذا شیء عجیب

گورنمنٹ کا اچھا کام

گورنمنٹ نے رسالہ ورتمان کو ضبط کر کے اور اس کے مدیر و مضمون نگار پر مقدمہ چلانے کی منظوری دے کر مسلمانوں کے زخمی دلوں پر مرہم رکھنے کی کوشش کی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ رنگیلا رسول کے مقدمہ کے فیصلے نے ۱۵۳ دفعہ کو اس شق میں نکمہ ہونے کا جو فیصلہ دیا ہے۔ اس کی موجودگی میں مذہبی بزرگوں کی واجب الاحترام ہستیاں جن کے ساتھ کروڑہا لوگوں کے جذبات عقیدت وابستہ ہیں۔ وہ کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ لہذا گورنمنٹ کو بہت جلد اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اگر یہ دفعہ واقعی ایسے مجرموں کو ان کے کیفر کردار کو پہنچانے کے لئے ناقص ہے۔ تو پھر فی الفور اس کی اصلاح ہونی چاہیئے۔ ورنہ پبلک پرایٹی کا ایسا نامتناہی سلسلہ شروع ہو جانے گا کہ جس کا کہیں ٹھکانا ہی نہیں رہے گا۔

ہندو مذہب نئے رنگ میں

۲۰ جیٹھ کا آریہ گزٹ لکھتا ہے

"کرکی پریس کے ایک تار نے یہ بتلایا ہے کہ شری ستنگر اچاریہ نے ضرورت سمجھی ہے کہ ہندوؤں کی موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک نئی سمرتی بنائی جائے۔ واقعی آج کل اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ ایک ایسی سمرتی بنائی جائے۔ جس میں شدہ شدہ لوگوں سے دیوہار کا ورنن ہو۔ بیوہ واہ وواہ اور دوسرے ایسے کاموں کا جن میں جاتی کا اٹھان ہو سکتا ہے۔ ودہان ہو۔ مدت سے ایسی سمرتی کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔"

کیا وہ مذہب جو ہر زمانہ میں تغیر و تبدل کرنے پر مجبور ہو۔ اس مذہب کے عالمگیر اصولوں میں کس کو شبہ ہو سکتا ہے۔ اور ایسا مذہب جس کے قوانین آئے دن انسانی دست برد کے محتاج ہوں وہ مذہب کہاں تک خدائی مذہب ہونے کا مستحق ہو سکتا ہے؟

KHILAFAT LIBRARY

بیراگی اور سکھ مذہب

بیراگی جس کی یادگار منانے کے لئے آج کل ہندو دنیا بے چین ہو رہی ہے۔ اس نے سکھ مذہب کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اس کے لئے ۷ جون کے جاگرت لائل پور کی ان سطور پر نظر ڈال لینا ہی کافی ہوگا۔

"امرتسر میں ایک بڑا دربار ہوا بیراگی کلغی رکھے ہوئے گدی پر بیٹھا تھا۔ خالصہ کے کئی سرداروں نے سازش شروع کی۔ ایک سردار نے اسے بازو سے پکڑ کر گدی سے اٹھا دیا۔ اسی وقت دو پارٹیاں ہو گئیں اور آپس میں تلوار کھڑکنے لگی۔ اور بڑی مشکل سے جھگڑہ رفع دفع کیا گیا۔"

سکھ سردار بیراگی کو گدی سے اٹھانے کے لئے مجبور تھے۔ کیونکہ شری گورو گوبند سنگھ صاحب نے آئندہ دیہہ دہاری (جسمانی) گورو کا سلسلہ بند کر دیا تھا اور سب کے لئے شری گرنتھ صاحب کو گورو ماننے کا حکم تھا۔ اور یہ دیکھتے ہوئے کہ بندہ بیراگی "بندہ" ہونے کے باوجود گورو بننے کی جسارت کی یہ صریح سکھ مذہب سے بغاوت تھی۔ لہذا سکھ بیراگی کے ساتھ ایسا سلوک کرنے کے لئے حق بجانب تھے۔ ہاں اب جو ہندو صاحبان بڑے زور شور سے بیراگی کی یادگار منا رہے ہیں۔ یہ سکھ مذہب کی مخالفت کر رہے ہیں۔ یا موافقت اسے کسی اور کی نسبت سکھ اور ہندو زیادہ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔

اسلامی تمدن کا اثر

شیر پنجاب اپنے ۲۹/۵ کے اشو میں لکھتا ہے کہ

"شری گورو ارجن دیو جی نے اپنی عظیم الشان بے نظیر اور لاجواب قربانی سے اس وقت شہادت کی بنیاد ڈالی۔ جب کہ غیر مسلم ہندوستان لفظ شہید سے ناآشنا اور لاعلم ہو چکا تھا اسی لئے یہ لفظ عربی زبان سے لیا گیا۔"

اسلامی تمدن نے جو زندگی کے مختلف شعبوں میں ہندو مذہب پر نیک اثر ڈالا۔ اور جسے آہستہ آہستہ ہندوؤں نے جذب کر لیا۔ انہیں سے شہید کا لفظ بھی ایک خاص وزن رکھتا ہے۔ اسلام کے ورود مسعود سے قبل اہل ہند شہید کے لفظ سے قطعی ناآشنا تھے۔ مگر اب یہ شہادت کا لفظ ہندو دنیا کو اس قدر مرغوب ہے۔ کہ جس کا استعمال یہ بڑے فخر سے کرتے ہیں۔ کیونکہ سنسکرت یا ہندی کے لٹریچر کا خزانہ شہید کے بدل یا مترادف لفظ سے بالکل خالی ہے۔ جس سے مجبوراً ہندو دنیا کو عربی کے اس مایہ ناز لفظ کے سامنے سر جھکانا پڑا ہے۔ اب ہم ہندی کی جے بولیں یا عربی کی۔

سکھوں کی ہمدردی آریوں سے

رنگیلا رسول کے فیصلہ کے متعلق ۲۹/۵ کا شیر پنجاب یوں لکھتا ہے کہ اعلیٰ عدالت نے ملزم کو بری کر دیا۔ اور لکھا کہ ملزم نے اس کتاب کے اشاعت سے دو قوموں کے مابین دشمنی نہیں پھیلائی حضرت محمد صاحب کے خلاف لکھنے سے مسلمان مصنف پر تو ناراض ہو سکتے ہیں مگر ہندوؤں پر نہیں۔ کیونکہ ہندو قوم کسی فرد واحد کے اعمال کی ذمہ وار نہیں اس فیصلہ سے ۱۵۳ الف کی جڑ کٹ گئی ہے۔ اور اب حکومت کسی شخص کو ناجائز طور پر زیر دفعہ ۱۵۳ الف مقدمہ کر کے تنگ نہ کرے گی۔ اس مقدمہ نے یہ تماشہ

KHILAFAT LIBRARY

راجپال کو بہت سختیاں اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ ایک ہندوستانی عیسائی مجسٹریٹ نے آپ کو مجرم قرار دے کر ڈیڑہ سال قید سخت کی سزا دی۔ اور ایک ہندوستانی عیسائی جج نے آپ کو بے قصور قرار دے کر بری کر دیا۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

اس سے مسلمانوں کے متعلق اس سکھہ پرچہ کی ذہنیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کم از کم کسی سکھہ سے ہمیں یہ آریہ سپرٹ کے الفاظ سننے کی توقع نہ تھی۔ کیونکہ وہ کسی اور کی نسبت گورو کی قدر و عظمت کو زیادہ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ جن کے ہاں گورو کا یہ درجہ ہے۔

گور گو بند دونوں کھڑے کس کے لاگوں پائے
بلہارے گورا پنے جن ست گور دیا ملائے

انہیں اس قوم کے جذبات کی زیادہ قدر کرنی چاہیئے تھی۔ جن کے ہاں ان کے پیارے رسول مقبول فداہ روحی کا درجہ بہت بلند ہے۔ جب رونق رام آریہ وغیرہ نے آج سے کچھہ عرصہ قبل گورو ارجن دیو جی مہاراج کی واجب الاحترام دہرم پتنی کی شان میں ناز یبا الفاظ استعمال کئے تھے۔ تو سکھہ حلقہ میں کس قدر غم و غصہ کی لہر پہیل گئی تھی اور جب تک ایک نہیں دو شخصوں کو سکھوں نے جیل کی کال کوٹھری میں بند نہ کروا دیا انہیں کسی پہلو چین نہ آیا تھا۔ اور ان آریوں کے برخلاف سب سے زیادہ خطرناک لکھنے والا یہ شیر پنجاب بہوت سابق الائل گزٹ ہی تہا۔ مگر اپنے گہر میں لگنے والی آگ دوسرے کے گہر میں لگنے پر بسنتر بوتا کیسے بن گئی

اس اعلیٰ عدالت سے بڑھکر ایک اور اعلیٰ عدالت ہے

بے شک اس مادی دنیا کی اعلیٰ عدالت نے رنگیلا رسول کے گندہ ذہن پبلشر کو بری کر دیا ہے۔ مگر اس مادی عدالت کے علاوہ ایک اور سب سے اعلیٰ عدالت ہے جس کا فیصلہ ہمیشہ منزہ من الخطاء ہوتا ہے اللہ تعالیٰ خطرناک سے خطرناک گناہ سے در گذر اور چشم پوشی فرما سکتا ہے۔ مگر وہ اپنے پیاروں کی ہتک کرنیوالوں کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اگر اس کی ڈہیل لمبی ہے تو بلا شبہ اس کی گرفت بھی سخت ہے۔ مہاشہ راجپال کو دنیا کی اعلیٰ عدالت نے بیشک بری کر دیا ہے۔ مگر وہ خدائی عدالت میں بری نہیں ہے۔ ہاں توبہ کرنیوالوں کے لئے اللہ کی رحمت کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔

اشدھی کی رسم کب سے ہی

۲۰/۵ کا پرکاش لکھتا ہے کہ:-

"شدہی کے مضمون پر آریہ سماج مندر وچہو والی لاہور میں۔ ۳۰ مئی کی شام کو کنور چاند کرن شاردا بی اے ایل۔ ایل۔ بی اجمیر کا بڑا پربہاؤ شالی ودیا کہیان دموثر تقریر ہوئی جس میں آپ نے شاستر دکت اور اتہاسک (تاریخی) پہلو سے یہ سدہ کیا کہ شدہی ہمیشہ سے ہوتی چلی آئی ہے۔"

اگر یہ صحیح ہے تو ۲ جیٹھہ کے آریہ گزٹ میں شری شنکراچاریہ نے جو تحریک اشدہی وغیرہ کو کامیاب بنانے کے لئے نئی سمرتی بنانے کی پر زور تحریک کی ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ لہذا ثابت ہوا کہ اشدہی پرانی چیز نہیں بلکہ حال کی اختراع ہے۔

سناتن دہرم اور مالویہ جی

۱۹ مئی کا سناتن دہرم پر کاش لکھتا ہے کہ:-

"چنانچہ ہمارے سناتن دہرمی ہمعصر نے لکھا ہے کہ اوہر مالویہ جی نے اعلان کیا۔ کہ مجھے دیوتاؤں نے درشن دے کر کہا ہے۔ کہ شدہی ایک مہا منتر ہے۔ اب سچے سناتن دہرمی خیال فرماویں۔ کہ

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اب سناتن دہرم کہاں رہا۔ ..."

صاف ظاہر ہے کہ مالوی جی کی اس روش کو سناتن دہرمی بھی پسند نہیں کرتے ہیں۔ اور ہے بھی درست۔ کیونکہ اگر قدیم زمانہ میں تحریک اشدہی کی کچھہ بھی حقیقت ہوتی تو پہر چار ورن نہ ہوتے ان چار ورنوں کی موجودگی میں یہ بات صاف ظاہر ہے کہ تحریک اشدہی بالکل نیا کہیل ہے۔

کافر کے لفظ سے گہبراہٹ

۲۶/۵ کا آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ:-

"لاہور سے مسلمانوں کا ایک لائٹ نامی انگریزی اخبار شایع ہوتا ہے۔ اس میں ایک مکالمہ شایع ہوا ہے جس میں ایک سوال کے جواب میں یہ لکھا گیا ہے کہ ایک ہندو کافر ہے۔ کیونکہ وہ رسول عربی کے پیغام پر ایمان نہیں لاتا۔"

معلوم ہوتا ہے کہ آریہ گزٹ کو شاید لفظ کافر کے معنی معلوم نہیں ہیں ورنہ وہ اس قدر گہبراہٹ کا اظہار نہ کرتا۔ کافر کے معنی منکر کے ہیں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر۔ اور اگر ہمعصر آریہ گزٹ کو یہ منکر کا لفظ برا معلوم ہوتا ہے۔ تو اس کا علاج اس کے اپنے بس میں ہے۔ وہ ایک منٹ میں منکر سے ماننے والا بن سکتا ہے۔ پہر گہبراہٹ کیوں؟ باقی رہا رواداری یا عدم رواداری کا سوال سو اس کا یہاں کوئی تعلق نہیں۔ باوجود منکر ہونے کے بہی مسلمان آپ کو خدا کی مخلوق اور بحیثیت انسان ہونے کے اپنا بہائی سمجہتے ہیں۔ قرآن پاک کا رب رب العالمین ہے۔ مسلمان تو شری رام چندر اور شری کرشن جی مہاراج اور دیگر بزرگان ہند کو جن پر شری سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں نہایت سخت نکتہ چینی کی ہے۔ اپنا بزرگ سمجہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب بزرگوں کی ہتک کرنیوالوں کے مشہور گروہ آریہ سماج کے ایک فرد نے رنگیلا رسول لکہکر اس انیسویں صدی میں اپنی بہترین تہذیب کا ثبوت دیا۔ تو مسلمانوں نے ہندو بزرگوں کے متعلق نہایت صبر اور بردباری سے کام لیا۔ اور ہرگز رنگیلا کرشن یا رنگیلا شوجی لکہنے کا خیال نہیں کیا۔ کیونکہ قرآن پاک کی تعلیم انہیں ایسا کرنے سے یہ کہکر منع فرماتی ہے۔ ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة

اب اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھئے

اچہا بہائی مسلمان تو تنگ ظرف عدم بردبار ہی سہی۔ مگر اب ہمیں بہی اجازت ہونی چاہیئے۔ کہ ہم آپ کی بردباری کی بہی پرتال کریں آریہ سماج کے بانی جناب سوامی دیانند صاحب

ستیارتھ پرکاش کے دوسرے ایڈیشن گیارہویں باب صفحہ ۳۱۱ پر فرماتے ہیں کہ:-

جو جو گرنتھ وید سے ورودھ (برخلاف) ہیں ان کا پرمان (عزت) کرنا جانو ناستک (دہریہ) ہونا ہے۔

مثلاً قرآن مجید بائبل مقدس سری گورو گرنتھ صاحب کے ماننے والے آریہ سماج کے نزدیک دہریہ ہیں کیونکہ بقول آریہ صاحبان یہ کتابیں گوشت خوری کی حامی اور عقیدہ نیوگ کی مخالف ہونے کی وجہ سے ویدوں کے برخلاف ہیں۔ اب اڈیٹر صاحب آریہ گزٹ ہی غور کریں کہ منکر کی نسبت دہریہ کا لفظ کسقدر خطرناک ہے۔ اچھا صاحب اگر بقول آپ کے منکر کہنے پر اسلام دیگر انسانوں کے برخلاف نفرت پھیلاتا ہے اخوۃ اور بردباری سے کوسوں دور ہوجاتا ہے۔ تو جو مذہب دوسروں کو ناستک کہتا ہے۔ اس مذہب اور اس مذہب کے پیرووں کو کیا کہا جائے۔ مہاشہ جی اگر ناستک کہنے پر ہی ہم غریبوں کی جان بخشی ہو جاتی تو بھی غنیمت تھا۔

اس کے لئے سوامی دیانند صاحب، ستیارتھ پرکاش کے تیسرے سمولاس صفحہ ۵۳ پر فرماتے ہیں

ویدک نندک ناستک (دہریہ) کو جاتی (ذات) پنکتی (قطار) دیش (ملک) سے باہر نکالدینا چاہیئے"۔

واہ واہ اس انیسویں صدی پر پہنچ کر بردباری تحمل اور برداشت کی کیسی اعلیٰ تعلیم ہے۔ ابھی اس پر بس نہیں۔ اچھا بھائی اگر آریہ ورت ویدوں کے نہ ماننے پر دوسروں کو صرف اپنے ملک سے باہر نکالدینے پر ہی اکتفا فرماتے تو بھی غنیمت تھا۔ کیونکہ پھر یہ بیچارے ہندوستان سے نکلکر کسی دوسرے ملک میں اپنا سر چھپا لیتے۔ نہیں اس انیسویں صدی میں ان متحمل اور بردباروں کی طرف سے رگ وید بھاشیہ مطبوعہ سمت ۱۹۳۵ بکرمی صفحہ ۲۰ رگوید کے پہلے اشٹک کے پہلے ادھیائے کے ساتویں ورگ کے پانچویں منتر کے ذریعہ یہ ارشاد ہوتا ہے۔

جو ناستک (دہریہ) نندک و اوہورت (بدتہذیب) منش (لوگ) ہیں۔ وے سب لوگ ہماری جائے رہائش سے دور چلے جائیں (اور نہ صرف ہمارے ملک سے بلکہ دوسرے ممالک سے بھی دور ہوجائیں۔ مطلب یہ ہے کہ اوہری لوگ (جو ویدوں کو نہیں مانتے دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۷۴۶) کسی ملک میں بھی نہ رہنے پاویں"۔

اچھا مہاشہ جی بقول آپ کے مسلمان نفرت پھیلانے والے ... اخوت بردباری اور رواداری سے دور کے بیگانہ ہی سہی جو کچھ آپ فرماویں۔ چلو سب کچھ سہی مگر مسلمانوں کی اس عدم رواداری کا اپنی اس مذکورۃ الصدر رواداری سے ذرا مقابلہ تو کیجئے۔ آپ کی یہ رواداری آپ کو ہی مبارک رہے۔ اللہ کا فضل ہے کہ اس ملک پر انگریزوں کی حکومت ہے۔ ورنہ یہ آپ کی رواداری جو جو گل کھلاتی اس کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ تمام اچھوت اقوام اس رواداری کا ادنیٰ سا کرشمہ ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ بیچارے رات دن اس رواداری کے گیت گاتے رہتے ہیں۔ اور آپ کی ہر ایک حرکت و سکوت سے اس رواداری کی جلوہ گری پھوٹ پھوٹ کر ظاہر ہوتی ہے۔

زندہ باش

جناب مولوی سید دلاور شاہ صاحب بخاری ایڈیٹر مسلم آوٹ لک لاہور و جناب مولوی نور الحق صاحب پبلشر مسلم آوٹ لک لاہور کو ایک مضمون کی بناء پر جو ہائی کورٹ کے رنگیلا رسول کے فیصلہ کے متعلق لکھا گیا تھا۔ اور جس میں درحقیقت اسلامی دنیا کی ترجمانی کی گئی تھی۔ علی الترتیب ۶ ماہ قید اور ساڑھے سات سو روپیہ جرمانہ تین ماہ قید اور ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزائیں دی گئی ہیں۔ ان سزاؤں کے لئے ہم صدق دل سے ہر دو بزرگوں کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ تکالیف انہیں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس محبت کی وجہ سے جس کے لئے ہر ایک مسلم کا دل لبریز ہونا چاہیئے۔ اور جس پر دنیا کی سب محبتیں قربان ہوجانی چاہئیں۔ یہ خمیازہ اٹھانا پڑا ہے۔ ہماری دردِ دل سے یہ دعا ہے۔ کہ پاک رسول مقبول کے ان عاشقوں کا اللہ تعالےٰ حامی اور ناصر ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح ان کے لئے یہ آزمائشی نار گلزار سے بدل جائے آمین یا رب العالمین

آریوں کا بے اصولاپن

مذکورۃ الصدر واقعہ پر آریہ سماج نے جس بے جا طریق سے بغلیں بجانی شروع کی ہیں۔ وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ حالانکہ ہائی کورٹ کے اس فیصلہ نے یہ ثابت کردیا ہے۔ کہ اس قانون کی رو سے کسی گذشتہ مذہبی بزرگ کی عزت محفوظ نہیں۔ آج جو واقعہ مسلمانوں کے ساتھ پیش آیا ہے۔ کل کو یہی واقعہ آریوں کے یا کسی اور کے ساتھ بھی پیش آسکتا ہے۔ لہذا اس قانون کی چھان بین کے لئے آریوں کو بھی مسلمانوں کا ساتھ دینا چاہیئے تھا۔ مگر اس وقت مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے آریہ سماج ہر اصول کو قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔

آریوں کی یہ مخالفت خدا کے فضل سے مسلمانوں کا تو بال بھی بیکا نہ کر سکے گی۔ مگر دنیا پر آریہ سماج نے یہ ضرور ثابت کردیا کہ اس کا کوئی اصول نہیں سوائے اس اصول کے کہ مسلمانوں کی مخالفت کے لئے اسے ہر ایک اصول کو قربان کردینا چاہیئے۔

KHILAFAT LIBRARY

ریویوز

لیونڈر دلکشا پرفیومری قادیان کی طرف سے ایک نہایت خوبصورت لیونڈر کی ٹیوب ہمیں بغرض ریویو پہنچی ہے۔ جو اپنی بھینی بھینی اور دلربا و خوشکن خوشبو کے لحاظ سے اچھے سے اچھے ولائتی لیونڈر کو بھی مات کرتی ہے۔ ٹیوب کی ساخت میں بھی بہت دلکشی ہے۔ اگر کارپردازان کمپنی ہمت اور استقلال سے کام کرتے رہے۔ تو امید ہے کہ یہ کارخانہ بہت شہرت حاصل کر جائے گا۔ زیر ریویو ٹیوب کی قیمت ۸؍ ملنے کا پتہ منیجر دلکشا کمپنی قادیان ضلع گورداسپور

تسہیل المرقاۃ امتحان میٹریکولیشن کے عربی نصاب موسوم بہ مرقاۃ الادب کا مکمل اردو ترجمہ مع مناسب تشریح مکمل حل تمارین و سوانح مصنفین کا نادر مجموعہ ہے۔ جس کے تیاری

کے لئے بلاشبہ کارپردازان نے بڑی محنت سے کام لیا ہے اس حل نے عربی کے اس کورس کو بہت آسان کر دیا ہے اور نوآموز بھی تھوڑی سی توجہ سے کماحقہ مستفیض ہوسکتا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ سب دیدہ زیب قیمت ۸ھ ملنے کا پتہ۔ لالہ عطر چند کپور اینڈ سنز تاجران کتب انار کلی لاہور

مسلمان ہمارانا اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے جناب حسن نظامی صاحب دہلوی کو جو تبلیغ اسلام کے لئے نہایت جوش وخروش سے کام کر رہے ہیں۔ یہ مسلمان ہمارانا بھی جناب خواجہ صاحب کی اس نیک اور دلی تڑپ کا نتیجہ ہے۔ اسمیں ہمارانا ہر سنگھ جی حال نواب نصر اللہ خان بہادر والئے ریاست آمود ملک گجرات کے دلچسپ حالات درج ہیں تبلیغ کے لئے یہ تذکرہ بہت کام کی چیز ہے۔ ہزار ہا دلائل اور لاکھوں مناظروں سے بڑھ کر کسی سچے نومسلم کے حالات زندگی سننے والوں پر گہرا اور زبردست اثر ڈالتے ہیں اور تبلیغ اسلام کے لئے اس بہترین رگ کو جناب خواجہ صاحب موصوف نے خوب پہچانا ہے۔ خوبصورت ٹریکٹ سائز پر ۴۴ صفحات کی کتاب ہے۔ ٹائٹیل رنگین فوٹو اور کارٹون دلاویز لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ سب نفیس باوجود اس کے قیمت ۴ر جو اصل لاگت سے بھی کم ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جناب ممدوح نے اس مفید مجموعہ کو صرف تبلیغ اسلام کی اہم غرض کے لئے ہی طبع فرمایا ہے۔ پتہ کارکن حلقہ مشائخ دہلی

نمونہ جنگ صفین یہ معہ ٹائیٹل ۱۲ صفحات کی کتاب ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی وغیرہ بہت اعلیٰ قیمت ۲ر جسے جناب خواجہ حسن نظامی صاحب نے چھپوایا ہے۔ اور اس میں جناب محمد علی صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر ہمدرد اور جناب خواجہ حسن نظامی صاحب کی اس قلمی لڑائی کا تذکرہ ہے۔ جو ۱۷ نومبر ۲۶ء سے شروع ہوکر ۲۴ دسمبر ۲۶ء کو ختم ہوئی۔ اس تذکرہ کو پڑھ کر کسی بھی خواہ ملت کا دل خوش نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس وقت ہندوستان میں اسلام جن نازک حالات سے گذر رہا ہے

بلاشبہ وہ اس امر کا تقاضہ کرتے ہیں کہ اب مسلمان سول وار کو قطعی بند کر دیں۔ جس گھر کو بدقسمتی سے آگ لگ رہی ہو۔ یا آگ لگنے کا احتمال ہو۔ تو اس گھر کے ممبروں کی عاقبت اندیشی اس امر کا تقاضہ کرتی ہے کہ وہ سب یکجان ہو کر آنے والے خطرہ کا مقابلہ کریں اور نہ یہ کہ باہمی لڑائی جھگڑا سے اپنی طاقت کو کمزور کر کے دشمن کو تقویت دیں۔ لہٰذا میں جناب خواجہ صاحب کی اس سعی کی کسی طرح بھی تعریف نہیں کرسکتا۔ امید کہ جناب خواجہ صاحب مجھے اس صاف گوئی کے لئے معاف فرمائیں گے۔ اس کتاب کے ملنے کا پتہ کارکن حلقہ مشائخ دہلی

KHILAFAT LIBRARY

مراسلات

حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ اور حج کعبہ

تاریخ بڑے زور سے اس بات کا ثبوت دے رہی ہے اور تمام مذہبی کتب بھی بڑے زور سے عموماً شہادت دے رہی ہیں۔ کہ جس قدر بھی ولی پیغمبر گرو یا رشی منی خدا نے اپنے بندوں کی روحانی اصلاح کے واسطے مبعوث فرمائے ہیں سب کے سب ہی اس دنفریب اور ناپائدار دنیا کے فرزندوں کے ہاتھوں سے ستائے گئے۔ طرح طرح کی تکالیف ان کو ناحق دی گئیں۔ اور بعض کے خون ظالموں کے ہاتھ سے بری طرح بہائے گئے۔ بھگت کبیر صاحب نے کیا ہی سچ فرمایا ہے۔

جب ہم ایکو ایک کو جانیا
تب لوکیں کاہے دکھ مانیا گوڑی کبیر جی

دیکھو جب باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ لاجوردہ بادشاہ کے شہر میں وہ مبارک جامہ جو کہ خدا کی طرف سے نازل ہوا تھا۔ جس پر سوائے پاک کلام اور کلمہ شریف اور آیات قرآنی کے سوا اور کچھ نہ لکھا تھا۔ پہنکر گئے تو بجائے اس کے کہ وہ خوش ہوتا اور باوا صاحب

کی زیارت کرتا اور خدمت کرتا۔ اس نے کوئی دقیقہ آپ کے قتل کرنے میں نہیں چھوڑا۔ دریا میں دھکا دیا آگ میں ڈالا۔ تلوار سے قتل کرنا چاہا۔ غرض اس کو جس طرح سوجھی آپ کو . . . لوگوں نے تکلیفیں دلوائیں۔ غرض ایک نہیں بلکہ ایسی سینکڑوں مثالیں قرآن کریم کے پڑھنے سے ملتی ہیں۔ اور تاریخ بھی بڑے زور سے ڈنکا بجا رہی ہے۔ پھر جب خدا کے پیارے اپنے فرض کو ادا کر کے اپنے سچے اور حقیقی مولا سے جا ملتے ہیں۔ تو بعد میں پھر انہی کے نام لیوا ان کے بتائے ہوئے۔ پاک طریقے کو بھول کر کے نہ خود گمراہی کی سیلاب میں بہنے لگتے ہیں بلکہ وہی افعال   خدا تعالیٰ کے ان پیارے اور معصوم وجودوں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً غور کرو کہ وہ مسیح علیہ السلام جو اپنی ذات کو نیک کہلانے سے پرہیز کرتے تھے۔ جب ان کے ایک شاگرد نے کہا کہ اے نیک استاد تو آپ نے جواب میں فرمایا۔ کہ مجھے نیک مت کہو۔ کوئی نیک نہیں مگر ایک خدا۔ آج ان کی قوم ان کو خدا کا اکلوتا بیٹا کہتی ہے۔ اور رات دن اسی بات کی منادی روئے زمین پر کر رہی ہے۔ یہی حال شری . . . گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ آپ خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ انسان   تھے۔ جنہوں نے اپنی زندگی کو محض تبلیغ الٰہی میں خرچ کیا۔ اور ایک خدا کی پوجا کی۔ اور آپ نے شرک والحاد کی پورے طور سے بیخ کنی کی۔ اور شعائر اللہ کی آپ بہت عزت اور احترام کرتے تھے۔ اور احکام الٰہی جو فرقان حمید میں مذکور ہیں ان کے سچے پیرو اور جاں نثار تھے۔ آپ نے بڑی صفائی کے ساتھ پانچوں ارکان اسلام پورے کئے۔ اور لوگوں میں ایک نمونہ قایم کیا۔ آپ نے بڑی صفائی اور حکم الٰہی کے ماتحت بیت اللہ کا حج کیا حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ کے مکہ جانے کا تو سب کو اقرار ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے۔ کہ مسلمان یہ کہتے ہیں کہ وہ سچے حاجیوں کی طرح حج کعبہ کے لئے گئے اور ہمارے دوسرے دوست یہ کہتے ہیں۔ کہ نہیں وہ صرف سیاحت کے لئے تشریف لے گئے اس میں کوئی عقیدت یا ثروہا پوشیدہ نہیں تھی۔ لہٰذا اب ہمیں

نہایت ٹھنڈے دل سے اس بات پر غور کرنا چاہیئے۔

کیا آپ خدا کے حکم سے مکہ نہیں گئے

پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ آپ مکہ شریف میں کیوں گئے کیا آپ خدا کے حکم سے یا خود بخود ہی۔ جب ہم دیکھتے ہیں تو لکھا ہے کہ خدا کا حکم ہوا کہ جتنے تہاوں مسلمان بندے ہیں سب کی زیارت کر کے مکے مدینے کا حج کرو" (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۳۶)

اے برادران! ذرا غور کرو کہ یہ مرحلہ کیسی صفائی سے طے ہو گیا کہ خدا کے حکم سے آپ مکہ گئے اور گئے بھی حج کے قصد سے نہ کہ کسی اور کام کے واسطے کیونکہ صاف لکھا ہے کہ مکے مدینہ کا حج کر کیا کوئی اس حوالہ کو پڑھ کر کہہ سکتا ہے کہ گورو صاحب نے نعوذ باللہ خدا کے اس حکم کی تعمیل نہیں کی۔ بلکہ اس کے خلاف کیا نہیں اور ہرگز نہیں۔

رستہ میں مردانہ کو بھی تصحیح ہی نا بتانا

رستہ میں جب حاجیوں سے ملے تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ وہ حاجی ہنسی کھیل کرتے جا رہے ہیں۔ اور خدا کو یاد نہیں کرتے۔ اور اپنے ذاتی قصوں میں مشغول ہیں۔ جب گورو صاحب نے ان کا یہ حال دیکھا تو آپ نے مردانے کو ارشاد فرمایا کہ " اے مردانیا ایہناں حاجیاں تائیں جانے دے۔ جے اساڈے نصیب حج کعبہ دی ہے تا اسیں بھی جا کر اگے مردانیاں اے راہ ایسا ہے۔ جے مہر محبت خدمت کر دیاں جائے تاں فیض پائیدا ہے۔" (جنم ساکھی صفحہ ۱۳۰)

دیکھو اس ارشاد سے آپ تین باتوں کا اظہار فرماتے ہیں۔ (۱) یہ کہ ہم بفضل خدا ضرور حج کریں گے۔ اگر خدا نے ہمارے نصیب میں لکھا ہے۔ کیونکہ آپ نے ارشاد الٰہی کے ماتحت حج کا قصد کیا تھا۔ جیسا کہ پہلے حوالے سے ظاہر ہے (۲) یہ بھی آپ کو احساس تھا کہ خانہ کعبہ خدا تعالےٰ کی پاک جگہ ہے۔ ادہر جاتے وقت دنیاوی قصوں اور جھگڑوں میں مشغول ہونا واجب نہیں۔ (۳) تیسرے یہ کہ اگر ایسے حال میں یعنی دنیاوی باتوں میں مشغول ہو کر اگر کوئی جائے بھی تو بھی اس کو کوئی فائدہ نہیں۔ یہ تینوں باتیں صاف ظاہر کرتی ہیں کہ مکہ شریف جانے سے آپ کا غرض صرف حج کعبہ تھی نہ کہ سیاحت

آپنے مکہ کے نزدیک جا کر کیا کیا

چنانچہ جب حاجی مکہ کے نزدیک پہنچتے ہیں تو ایک خاص لباس پہن لیتے ہیں۔ جو سوائے اس وقت کے اور کسی وقت نہیں پہنا جاتا۔ وہ ایک خاص لباس ہوتا ہے۔ جس کے پہننے سے دل میں فروتنی اور عاجزی محبت پیدا ہوتی ہے۔ وہ لباس بالکل سادا ہوتا ہے چنانچہ جب گورو صاحب وہاں پہنچے تو آپ نے بھی وہی لباس پہنا۔ جو کہ مندرجہ ذیل عبارت سے ظاہر ہوتا ہے۔ " تب بابے جی نے مکے دے نزدیک آ کے حاجیاں کا بانا کیا۔ اور ہتھ میں آسا لیا اور ایک ہتھ میں تسبیح لئی اور سر پر مصلی اور بغل میں کتاب لئی اور حاجی درویش ہو کر حاجیوں میں جا بیٹھے۔"
(جنم ساکھی صفحہ ۱۱۳)

اس عبارت سے روز روشن کی طرح یہ بات ثابت ہو گئی کہ آپ نے سب احکام حاجیوں والے پورے کئے اور پوری تیاری کر کے آپ حاجیوں میں شریک ہوئے مصلیٰ اور تسبیح اور بغل میں کتاب (یعنی قران کریم) لے کر آپ خانہ کعبہ میں گئے۔ گویا کہ آپ خانہ کعبہ میں پورے حاجی بنکر جا بیٹھے اب اور دیکھئے۔

نیلا بانا پہن کر مکے بیٹھا آن
اکو اک خدا ہے مونہوں کرے کلام
نیلا بانا پہن کر دہر لیا مصلی ایس
آسا کوزہ پاس رکھ پوری کرے حدیث
صفحہ ۱۴۱

یعنی آپ نیلے کپڑے پہن کر ایک ہی خدا کی یعنی لا الہ الا اللہ کے نعرے لگانے اور تسبیحات پڑھتے۔ پھر خانہ کعبہ پہنچکر دہرے مصلی بیس یعنی نماز پڑھی۔ اور مصلی پر سجدہ کر کے اپنا سر خدا کے آگے جھکایا۔ پھر عصا کوزہ یعنی لوٹا اپنے وضو کرنے کے واسطے پاس رکھا گویا کہ آپ نے حاجیوں کی کوئی سنت باقی نہ چھوڑی پھر بعد میں دیکھئے کہ آپ نے یہ کام کیوں کیا۔ تو اس کا جواب بھی خوب واضح ہے۔ کہ پوری کرے حدیث" یعنی خدا کی اس وحی یا اس حکم کو جو کہ آیا تھا " کہ مکہ مدینہ کا حج کر" آپ نے پوری صفائی کے ساتھ پورا کیا۔ اور اپنے سچے مولیٰ کے حکم کو قبول کر کے اور بڑی صفائی سے حج کر کے اپنے فرض کی ادائیگی سے اپنے پیاروں کے لئے نمونہ قایم کیا اے قوم کے دانشمندو میں آپ سے عاجزانہ اپیل کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کا خوف دل میں مدنظر رکھکر ان حوالوں پر غور کرو کہ اگر یہ ہمارا افترا نہیں اور ہرگز نہیں آپ کی مقدس کتاب کے حوالہ ہیں تو کیا وجہ کہ آپ اسپر ٹھنڈے دل سے غور نہ کریں۔

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی گر پاک دل ہووے دل وجاں اسپہ قرباں ہے

KHILAFAT LIBRARY

ایک سکھ سردار کا خط

جناب سردار ہرچرن سنگھ صاحب میڈ ماسٹر منتظم نگر ہی عالوا روڈ لکھوڑی لکھتے ہیں کہ

مکرم پیارے مہربان ایڈیٹر نور۔ میں چند ماہ سے اخبار نور کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ نہایت مشکور ہوں۔ علاوہ مطالعہ اخبار کے میرا اس مذہب کے چند پیرو کار سے تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہتا ہے۔ میں نے جہانتک اندازہ لگایا ہے احمدی پیرو کار سچائی کو بہت مدنظر رکھتے ہیں۔ اور بیرون و اندرون یکساں ہیں یہ صفت آپ کی مجھے نہایت پسند ہے۔ ایک یہی صفت ہے کہ انسان اور مذہب کو ہر طرف سے ترقی دیتی ہے بلکہ دنیا میں خود بخود اثر ہوتا ہے۔ اور کوشش کم کرنی پڑتی ہے کسی نے سچ کہا ہے۔

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

سو میں آپکو اس صفت پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور خاص کر کے میں سید محمد حسین شاہ صاحب قانون گو پیشی تحصیلدار صاحب آباد کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ جنہوں نے پوری کوشش کر کے میرے نام اخبار نور جاری کرا دیا تھا۔ اور یہ شخص بھی احمدی ہیں لیکن ایسا انسان ملنا بہت مشکل ہے۔ یہ شخص نہایت شریف اور بہت خوش خلق اور بالکل ظاہر و باطن میں صاف ہیں انکا بھی مشکور ہوں جنکی توجہ سے مجھے نور سے مستفیض ہونے کا موقع ملا۔ میں یہ بھی امید رکھتا ہوں کہ میری [illegible]

KHILAFAT LIBRARY

ایک معزز مسلمان کا خط

جناب چودہری گل باز خان صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ کنٹو نمنٹ حال سکرٹری نصرت الاسلام حیدر آباد سندھ سے لکھتے ہیں کہ:۔

ڈیر پرانے دوست شیخ محمد یوسف صاحب السلام علیکم آپکا خط ملا حال معلوم ہوا۔ آپکا پرچہ نور بھی ملا۔ شکر ہے کہ نور اخبار اب تک زندہ ہے۔ مجھ پر بہت سختیاں گذر رہی ہیں۔ مگر رب العالمین نے اب تک ان سختیوں سے بچایا ورنہ دشمنوں نے کمی نہیں کی۔ میں آپ کا حال ہمیشہ آپ کی جماعت والوں سے پوچھا کرتا ہوں۔ آپ کی جماعت سے ہماری بہت محبت ہے۔ کیونکہ یہ جماعت اسلام کی بڑی خدمت کر رہی ہے۔ اگر ایسی جماعتیں ہندوستان میں اور بھی پیدا ہوں تو ہندوستان سارا اسلام میں داخل ہو جائے۔ مگر آجکل ایک جماعت دوسری جماعت کو کاٹتی ہے۔ یہاں آریوں کا زور ہے اور وہ بالکل سختی سے کام لیتے ہیں۔ اور اسلام پر حملہ کرتے ہیں افسوس ہے کہ ایسا مبلغ نہیں جو انسے نپٹے خدا مالک ہے۔ وہ ضرور رستہ نکالیگا۔ اور خیریت ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے مشکلات دور فرمائے آریوں سے نپٹنے کے لئے آپ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کو لکھئے۔ وہ فوراً مبلغ بھیجیں گے۔ جو انشاءاللہ اس تبلیغی زہر کا بہترین تریاق ثابت ہوں گے۔

حضرت مسیح اور واقعہ صلیب

اخبار نور افشاں ۱۸ جولائی ۱۹۲۴ء میں مسٹر جے علی بخش نے یسوع کی صلیب پر موت واقعہ ہونے پر بہت زور مارا ہے۔ اور یہودیوں اور رومیوں کو بھی زبردستی اس معاملہ میں اپنے شریک حال کیا ہے حالانکہ یہودیوں کا تو اس وقت ماتھا ٹھنکا تھا۔ جب عید فسخ کی وجہ سے یسوع کو صلیب پر سے جھٹ پٹ اتارنا پڑا۔ اور یہ معاملہ یہودیوں کے شبہ کو اور بھی سخت تر کرتا ہے۔ کہ رومی سپاہی یا تو یسوع کے مرید یوسف کے کہنے سے یا اپنے افسر پیلاطوس کی ہدایت سے اپنے اس فرض سے کیوں باز رہے۔ ٹانگوں کے توڑنے کا قاعدہ بھی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ صلیب پر مصلوب کی جان بالکل نہیں نکلتی تھی۔ بلکہ وہ مثل مردہ کے ہو جاتا تھا۔ اور ملزموں کی موت پر پورا پورا اطمینان حاصل کرنے کے لئے ٹانگوں کے توڑے جانے کا قاعدہ مقرر کرنا پڑا تھا۔ اس کے علاوہ پیلاطوس رومی نے بھی تعجب ظاہر کیا تھا۔ کہ یسوع نے ایسی جلدی کیسے جان دیدی اور اس کی پسلی میں سے خون اور پانی کے نکلنے سے لوگوں کو پختہ یقین ہو گیا تھا۔ کہ ابھی آپ زندہ ہیں ان سب باتوں پر لحاظ کر کے یہودیوں کو تو یہاں تک شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہ انہوں نے آخر کار آپس میں صلاح و مشورہ کر کے یسوع کی قبر پر پہرہ کا انتظام کرایا۔ کیونکہ ان کو اندیشہ تھا۔ کہ کہیں ہوش میں آکر نکل نہ جائیں۔ شاید ہمارے دوست جے علی بخش صاحب مضمون نگار نے امریکہ کی انجیل "مسیح کی صلیب دیئے جانے کی چشمدید شہادت" جو حال میں دوبارہ انگریزی میں شایع ہوئی ہے۔ اب تک نہیں دیکھی جس کا اردو ترجمہ بھی میاں معراج الدین عمر صاحب احمدی نے لاہور سے شایع کر دیا ہے۔ اس میں خود حواریوں نے اپنی چشمدید شہادت یسوع کے صلیب سے زندہ بچ نکلنے کی دی ہے۔ اور صلیب کے بعد کے تمام واقعات کو خوب مفصل لکھا ہے۔ الغرض تینوں قوموں کی شہادت و یقینی اسی وقت کی یسوع کی صلیب پر موت واقعہ ہونے کے خلاف بائبل میں موجود ہے۔ اور تینوں قوموں کی اس متفقہ عظیم الشان گواہی کو بائبل مقدس خود تصدیق کرتی ہے یعنی یہودیوں کو پورا پورا شبہ تھا۔ کہ ایسی جلدی یسوع صلیب پر مر نہیں سکتے تھے مگر مشکل یہ آن پڑی تھی کہ عید فسخ کے آجانے کی وجہ سے وہ انکو صلیب پر زیادہ دیر تک نہیں رکھ سکتے تھے۔

پیلاطوس رومی نے صلیب دینے والے عملہ کو تاکید کر دی تھی۔ کہ ان کی ہڈیوں کو نہ توڑا جائے۔ یسوع کے مرید یوسف ارمتیانے رومی سپاہیوں کو نذرانہ بھی ادا کر دیا تھا۔ اور پیلاطوس نے اپنا تعجب ظاہر کر کے شہادت ادا کر دی کہ یسوع صلیب پر نہیں مرے۔ خود مسیحی بھی مانتے ہیں۔ کہ یسوع نے واقعہ صلیب کے بعد اسی جسم انسانی کے ساتھ حواریوں سے ملاقات کی اور ان کو اپنے سب زخم میخوں کے دکھلا کر ان کا اطمینان کر دیا۔ اور ان کے ساتھ بیٹھکر مچھلی کھائی۔ کیونکہ یسوع کے عام شاگرد اصل حقیقت سے باخبر نہیں تھے۔ کہ مسیح جب صلیب پر سے اترے۔ اگرچہ ان کو زخم آئے تھے۔ مگر وہ شدید زخم نہ تھے۔ اور وہ صلیب پر سے اترنے کے بعد قبر میں بحالت بیہوشی رہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ جب یسوع اس قبر سے نکل کر اپنے عام شاگردوں کے سامنے آئے تو وہ لوگ حیران ہو گئے۔ اس پر یسوع نے ان کی حیرانی دور کرنے کے لئے اپنے ہاتھ پاؤں اور زخموں کے نشان دکھائے۔ کہ میں یسوع مسیح ہی ہوں۔ یسوع مسیح کی روح نہیں ہوں۔ یہ ان لوگوں کا رد ہے۔ جن کا عقیدہ ہے کہ یسوع بحیثیت ایک مردہ کے قبر میں رہے اور بعد تین دن گذرنے کے زندہ ہو کر شاگردوں کے پاس آئے۔ حال کے عیسائیوں کی یہ سادہ لوحی ہے کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ یسوع مسیح مر کرنئے سرے سے زندہ ہوا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو وہ خدا جو محض قدرت سے اسکو زندہ کرتا اس کے زخموں کو بھی اچھا کر دیتا۔ بالخصوص جبکہ کہا جاتا ہے کہ وہ دوسرا جسم جلالی تھا جو آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور خدا کی دہنی طرف جا بیٹھا تو کیا قبول کر سکتے ہیں کہ جلالی جسم پر بھی یہ زخموں کا نشان باقی رہا۔ اور یسوع نے خود اپنے اس قصہ کی مثال یونس کے قصہ سے دی ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں مرے نہیں تھے۔ پس اگر مسیح مر گئے تھے تو یہ مثال صحیح نہیں ہو سکتی۔ مسیح نے جو یہ کہا تھا کہ یونس والا نشان دکھایا جائے گا۔ جو یہ ہے کہ یونس نبی مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے تھے۔ اسی طرح مسیح بھی قبر کے پیٹ میں زندہ رہے۔ کیونکہ یونس کا مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہنا معجزہ ہے۔ نہ کہ صرف مچھلی کے پیٹ میں رہنا۔ اسی طرح یسوع کا قبر میں رہنا معجزہ نہیں ہے۔ کیونکہ قبر میں لوگ رہا ہی کرتے ہیں بلکہ قبر میں زندہ رہنا معجزہ ہے۔ وجہ شبہ میں طرفین کا اتحاد تام ضروری ہے پس ہمارے دوست مضمون نگار کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یونس کے مچھلی کے پیٹ میں رہنے اور مسیح کے قبر کے پیٹ میں رہنے میں وجہ شبہ زندگی ہے نہ کچھ اور۔

KHILAFAT LIBRARY

اقتباسات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

اسوقت مسلمانوں کی حالت جس قدر نازک ہو رہی ہے اس سے ہر ایک مسلمان کہلانے والے کا دل پگھل رہا ہے۔ وہ زمانہ تو گیا ہی تھا۔ جبکہ مسلمان ہندوستان پر حاکم تھے۔ اور پشاور سے چین تک اور ہمالیہ سے راس کماری تک ان کی حکومت تھی۔ ایک باہر کی قوم کی نگرانی میں کم سے کم انہیں یہ امید ضرور تھی۔ کہ اپنے ہم وطنوں کے ساتھ برابر کی عزت یا برابر کی ذلت کے ساتھ بسر کریں گے۔ لیکن یہ امید بھی پوری نہ ہوئی۔ اور ہر شعبۂ زندگی میں وہ ناکام رہے۔ ملازمتیں ان کے لئے بند ہو گئیں تجارتیں ان کی تباہ ہو گئیں صنعت اور حرفت ان کی جاتی رہی۔ وہ بادشاہ تھے۔ رعایا بنے اور رعایا بننے کے بعد رعایا کے ایک دوسرے حصہ نے جو درحقیقت ان کی اپنی برادری میں سے تھا۔ برادران یوسف کا سا سلوک ان سے کرنا شروع کیا۔ مگر مسلمان جو قریب میں ہی حکومت اپنے ہاتھ سے کھو چکے تھے۔ انہوں نے اس تغیر کو حقیر سمجھکر نظر انداز کر دیا۔ مگر افسوس کہ ہندو صاحبان نے تمدنی اور سیاسی برتری اور غلبہ کو کافی نہ سمجھا اور مسلمانوں کے مذہب پر دست اندازی کرنی شروع کی۔ شدھی اور سنگھٹن کا جال پھیلا کر اس بات کا اعلان کر دیا۔ کہ ہندوستان میں ہندو ہی رہ سکتے ہیں ڈاکٹر مونجے جو موجودہ ہندو دھرم کے لیڈر ہیں صاف لفظوں میں کہہ رہا ہے۔ کہ یا مسلمان ہندو ہو جائیں یا ہم ان کو ہندوستان سے باہر نکال دیں گے۔ ہندوستان ہندوؤں کا ہے۔ وہی اس میں رہ سکتے ہیں۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جو ڈاکٹر مونجے نے پیش کیا ہے۔ عملی جامہ پہنانے کے لئے پوری جدوجہد ہندو قوم کی طرف سے شروع ہے۔ ملک کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک آگ لگ رہی ہے۔ تبلیغ جو اشاعت مذہب کا ایک مقدس فرض تھا۔ ایک سیاسی آلہ کار بنا لیا گیا ہے۔ ملک کے تمام گوشوں میں بیواؤں اور یتیموں اور غریب و بیکس لوگوں کو ورغلا کر ہندو بنایا جا رہا ہے مسلمان بادشاہوں کے بناوٹی مظالم سنا سنا کر نو مسلم قوموں کی قومی غیرت بھڑکائی جاتی ہے۔ اور انہیں پھر ہندو بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہندوؤں کے مقروض مسلمانوں پر ساہوکاروں کا دباؤ ڈال کر انہیں اسلام سے پھرانے کی کوشش کی جاتی ہے چماروں اور چوہڑوں کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ اگر وہ مسلمانوں سے چھوت شروع کر دیں۔ تو ان کو ساتھ ملا لیا جائیگا گویا کہ دنیا کے پردہ پر سب سے زیادہ گندی قوم مسلمان ہے۔ غرض مختلف قسم کی تدابیر سے جن میں سے بیشتر حصہ ناجائز ہے۔ ہندو مذہب کی اشاعت کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کا کوئی حق نہیں کہ وہ ہندوؤں کی اس ناجائز جدوجہد کے خلاف کوشش کریں۔ جو وہ اپنے مذہب کے پھیلانے کے لئے کر رہے ہیں۔ بلکہ ہمارے نزدیک تو ناجائز کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے خلاف آواز اٹھانے کا بھی کوئی حق نہیں۔ کیونکہ ضروری نہیں۔ کہ ہمارے نقطہ نگاہ کو ہر ایک شخص تسلیم کرے ہندو آزاد ہیں۔ کہ جس امر کو جائز سمجھتے ہیں۔ اس کے مطابق عمل کریں۔ ہم انہیں ان کے عمل کی برائی کی طرف توجہ دلا سکتے ہیں۔ مگر ہمارا یہ حق نہیں کہ ان کو مجبور کریں۔ کہ جس طرح ہم سمجھتے ہیں۔ اسی طرح وہ عمل کریں۔ کیونکہ یہ جبر ہوگا۔ اور جبر اسلام میں جائز نہیں ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس وقت جبکہ ایک مہینے میں ہزاروں مسلمان پنجاب۔ یوپی اور بنگال میں شدھ ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے موجودہ حالت کو دیکھکر ہر اک مسلمان سمجھ رہا ہے کہ اگر جلد اس رو کو روکا نہ گیا۔ بلکہ اس کے مقابلہ میں ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کا سلسلہ جاری نہ کیا گیا تو تھوڑے ہی دنوں میں مسلمانوں کی تعداد بہت ہی کم ہو جائے گی۔ اور پیارا اسلام جس نے آٹھ سو سال عزت سے اس ملک میں بسر کئے تھے۔ ایک گمنام بیوطن کی طرح اس ملک سے نکلنے پر مجبور ہوگا۔ لیکن ہر اک مسلمان جبکہ اس درد کو محسوس کر رہا ہے۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ وہ کس طرح اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کر سکتا ہے وہ اگر ایک کاروباری آدمی ہے۔ تو جب وہ ملکانے یا بنگال کی شدھی کا حال سنتا ہے تو وہ خیال کرتا ہے کہ کاش میں آزاد ہوتا۔ ملازم یا تاجر یا پیشہ ور نہ ہوتا۔ تو اس علاقہ جا کر اپنے بھولے بھٹکے بھائیوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرتا۔ اگر وہ دینی علوم سے ناواقف ہوتا ہے۔ تو خیال کرتا ہے۔ کہ کاش! میں دین کی تعلیم سے اچھی طرح واقف ہوتا۔ تو تبلیغ میں حصہ لیتا۔ اگر وہ لیکچر دینے کا عادی نہیں تو وہ خیال کرتا ہے۔ اگر مجھے لیکچر دینے کی عادت ہوتی۔ تو میں ایسے دھواں دھار لیکچر دیتا۔ کہ ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک آگ لگا دیتا۔ اگر وہ مصنف نہیں تو حسرت کرتا ہے۔ کہ اگر میں مصنف ہوتا تو دشمنان اسلام کو ایسے دنداں شکن جواب دیتا۔ کہ پھر انہیں اسلام پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ غرض قسم قسم کے خیالات اس کے دل میں آتے ہیں۔ اور وہ پیچ و تاب کھا کر رہ جاتا ہے۔ اس کی ساری قربانی جو وہ اسلام کے لئے کرتا یا کر سکتا ہے۔ اس کی ساری خدمت جو وہ ہدیہ کے طور پر اپنے رب کے حضور میں پیش کرتا یا کر سکتا ہے۔ ایک سرد آہ ہوتی ہے۔ کہ وہ بھی فرط یاس سے منہ تک آتے آتے رہ جاتی ہے۔ اسلام کا درد رکھنے والی کی وہ گھڑیاں کچھ عجیب رقت خیز گھڑیاں ہوتی ہیں۔ اس کا اپنے جی ہی جی میں تڑپ تڑپ کر رہ جانا۔ اس کا اندر ہی اندر اپنے ہی غضب میں جل بجھ کر رہ جانا جو ایک تکلیف دہ قربانی ہوتا ہے۔ مگر اس سے اسلام اور مسلمانوں کو کیا فائدہ؟

اے اسلام کا درد رکھنے والے انسانو! میں آپ لوگوں کی اس حالت کو اپنی باطنی نظر سے دیکھتا ہوں اور آپ کی یہ کرب کی گھڑیاں میری روحانی آنکھوں

KHILAFAT LIBRARY

کے سامنے ہیں۔ اور اسی لئے میں نے اس وقت قلم اٹھایا ہے۔ تا میں آپ لوگوں کو یہ بتاؤں۔ کہ آپ کے لئے خدمت کے بہت سے راستے کھلے ہیں۔ آپ اپنے گھر بیٹھے اور اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہوئے۔ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اور انہیں دشمنوں کے حملے سے بچا سکتے ہیں۔

پیشتر اس کے کہ میں یہ بتاؤں کہ آپ اس وقت اسلام اور مسلمانوں کی کیا خدمت کر سکتے ہیں۔ میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ موجودہ فتنہ ارتداد کیا ہے کیونکہ اس کے بغیر آپ اچھی طرح نہیں سمجھ سکیں گے۔ کہ آپ اسلام کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔ میں نے اس فتنہ ارتداد کے مختلف پہلوؤں پر نظر کر کے اس حقیقت کو پا لیا ہے۔ جو اس فتنہ کے نیچے مخفی ہے۔ اور وہ وہ ہمہ گیر تنزل ہے۔ جو مسلمانوں کی عام حالت .... میں رونما ہو رہا ہے۔ مذہب اسلام سے نہ کوئی بیزار ہوا۔ نہ اب بیزار ہوتا ہے۔ اس فتنہ کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کیلئے آج ترقیات کے تمام رستے بند ہیں۔ اور وہ جہالت وجمود کی انتہائی گہرائیوں میں گرے ہوئے ہیں۔ علم میں وہ اپنی ہمسایہ قوموں سے پیچھے ہیں تجارت میں وہ پیچھے ہیں۔ صنعت میں وہ پیچھے ہیں۔ ملازمتوں میں وہ پیچھے ہیں۔ حراثی میں وہ پیچھے ہیں۔ اور نہ صرف ان امور میں دوسری قوموں سے پیچھے ہیں۔ بلکہ اکثر شعبہ ہائے زندگی میں ان کے آگے بڑھنے کا راستہ بھی مسدود ہے ہمسایہ قوم ان کے راستہ میں کھڑی ہے اور یہ نیت کر کے کھڑی ہے کہ ہم کسی کو آگے نہیں بڑھنے دیں گے۔ ہر طرف سے ترقی کے راستے بند ہونے کا یہ لازمی نتیجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی تربیت میں بھی نقص آگیا ہے۔ زندگی کے مختلف پہلوؤں کا چونکہ ان کو تجربہ نہیں رہا ان میں مایوسی گھبراہٹ۔ جلد بازی عدم رواداری بے استقلالی اور اسی قسم کے بیسیوں عیوب پیدا ہو گئے ان میں سے سینکڑوں یہ خیال کرنے لگ گئے ہیں۔ کہ اگر اسلام سچا ہوتا۔ تو مسلمان اس حالت کو کیوں پہنچتے۔ اور ہندو اس قدر ترقی کیوں کرتے غرض کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی پوری پوری تصدیق ہو رہی ہے۔ کہ کاد الفقر ان یکون کفرا غربت کبھی ترقی کرتے کرتے کفر کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ پس اس فتنہ کا مقابلہ جس طرح کہ مذہبی ذرائع سے کیا جانا ضروری ہے۔ سیاسی اور تمدنی ذرائع سے بھی اس کا مقابلہ ہونا ضروری ہے۔ اور آج جو شخص بھی ان ذرائع کے مہیا کرنے کے لئے ایک انگلی بھی اٹھاتا ہے۔ وہ اسلام کی حفاظت میں اپنی خدمت کے مطابق حصہ لیتا ہے ان تمہیدی فقرات سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ آپ خواہ کسی شعبہ زندگی میں حصہ لے رہے ہیں۔ آپ اسلام کی خدمت اپنے دائرہ میں خوب اچھی طرح کر سکتے ہیں اور اب میں آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ مندرجہ ذیل امور میں سے سب میں یا بعض یا کسی ایک میں حصہ لے کر آپ اسلام کی خدمت میں حصہ لے سکتے ہیں۔

اس وقت مسلمانوں میں بیکاری حد سے بڑھی ہوئی ہے۔ اور انہیں اس ابتلاء سے نکلنے کا کوئی راستہ معلوم نہیں دیتا۔ پس:۔

(۱) اگر آپ مسلمانوں کی تمدنی حالت درست کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ اور کسی محکمہ میں مسلمانوں کی ملازمت کا انتظام کر سکتے ہیں۔ تو آپ آج سے اقرار کر لیں کہ جہاں تک آپ کے اختیار میں ہوگا آپ جائز طور پر مسلمانوں کی بیکاری کو دور کرنے میں مدد دیں گے۔ اور اپنے اس ارادہ سے صیغہ ترقی اسلام قادیان ضلع گورداسپور کو اطلاع دیں جسے اس کام کے لئے میں نے مقرر کیا ہے۔

(۲) چونکہ کئی مسلمان مسلمانوں کی ضرورت کو پورا کرنے کا ارادہ تو رکھتے ہیں۔ لیکن ان کو مناسب آدمیوں کا علم نہیں ہوتا۔ اس لئے آپ کو اگر ایسے مسلمانوں کا علم ہو جو کسی قسم کے روزگار کے متلاشی ہیں۔ تو ان لوگوں کو تحریک کریں۔ کہ وہ اپنے نام صیغہ ترقی اسلام کو جسے موجودہ فتنہ کے دور کرنے کے لئے میں نے قائم کیا ہے۔ اطلاع دیں۔ یہ بھی آپ کی ایک اسلامی خدمت ہوگی۔ یہ صیغہ ہر جگہ تحریک کر کے مسلمانوں کی بیکاری کے دور کرنے کی کوشش کرے گا۔

(۳) اگر آپ پیشہ ور ہیں اور آپ کے نزدیک آپ کے پیشہ کے ذریعہ سے ملک کے مختلف گوشوں میں انسان روزی کما سکتا ہے۔ تو آپ یہ ارادہ کر لیں کہ آپ مسلمان مستحقین کو اپنا پیشہ سکھا کر انہیں کام کے قابل بنانے کی بھی کو استعمال کریں گے۔ اور اس ارادہ سے صیغہ ترقی اسلام کو اطلاع دیں۔

(۴) چونکہ بہت سے لوگ اپنے پیشے سکھانے چاہتے ہیں لیکن مستحق آدمیوں کا ان کو علم نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ اپنا پیشہ سکھا نہیں سکتے۔ مگر آپ کو ایسے نوجوانوں کا حال معلوم ہے جو مناسب پیشہ نہ جاننے کے سبب سے بیکار ہیں۔ تو ایسے نوجوانوں کے نام سے صیغہ ترقی اسلام کو اطلاع دیں۔ یہ بھی آپ کی اسلامی خدمت ہوگی۔

(۵) مسلمان ہر جگہ پر ظلم کا شکار ہو رہے ہیں۔ اگر آپ صاحب رسوخ ہیں۔ اور اسلام کی خدمت کا درد اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ تو آپ آج سے ارادہ کر لیں۔ کہ مسلمان مظلوموں کی مدد کے لئے آپ حتی الوسع تیار رہیں گے اور اپنے ارادہ اور پتہ سے صیغہ مذکور کو اطلاع دیں تا جو کام آپ کے مناسب حال ہو اس سے آپ کو اطلاع دی جائے

(۶) اگر آپ یہ نہیں کر سکتے۔ تو یہ بھی آپ کی اسلامی خدمت ہوگی۔ کہ آپ ایسے مظلوموں کے ناموں اور پتوں سے صیغہ مذکورہ بالا کو اطلاع دیں۔ تا جہاں تک اس کے امکان میں ہو۔ اصلاح کی کوشش کرے۔

(۷) اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اقتصادیات کا علم دیا ہے اور ذہن رسا عطا کیا ہے۔ اور آپ کو بعض ایسے کام اور پیشے معلوم ہیں۔ جن میں مسلمان ترقی کر سکتے ہیں۔ تو اس کے متعلق صیغہ مذکور کو تفصیلی علم دیں۔ تا اگر اس کے نزدیک وہ کام یا پیشہ مسلمانوں کے لئے مفید ہوں۔ .... تو وہ ان کی طرف ان کو توجہ دلائیں

(۸) اگر آپ کو بعض ایسے محکموں کا حال معلوم ہے جن میں مسلمان کم ہیں۔ اور ان کی طرف توجہ مسلمانوں کے لئے مفید ہے۔ تو ان سے صیغہ مذکور کو اطلاع دیتے رہیں۔ یہ بھی ایک اسلامی خدمت ہے۔

(۹) اگر بارسوخ آدمی ہیں اور اپنے علاقے کے حکام پر اثر رکھتے ہیں۔ تو آپ اپنا نام اس غرض کے لئے پیش کر سکتے ہیں

KHILAFAT LIBRARY

کہ اگر اس علاقہ کے مسلمانوں کی کسی ضرورت کے لئے کسی ڈیپوٹیشن کی ضرورت ہو تو آپ اس میں شامل ہونے کے لئے بشرطیکہ آپ کے حالات اجازت دیں تیار رہیں

(۱۰) بعض تعلیمی صیغے ایسے ہیں۔ کہ ان کی طرف توجہ مسلمانوں کے آئندہ مفاد کے لئے ازحد ضروری ہے پس اگر آپ پروفیسر ہیں یا تعلیم کے کام سے دلچسپی رکھتے ہیں تو ایسے تمام تعلیمی شعبوں سے صیغہ مذکور کو اطلاع دیں۔ جن میں مسلمان کم ہیں۔ اور شمولیت مسلمانوں کے لئے مفید ہے۔ اور خود بھی مسلمان طالب علموں کو تحریک کرتے رہیں کہ وہ ان شعبوں میں داخل ہوں۔ تا آئندہ اسلامی کام میں مفید ہو سکیں۔

(۱۱) اگر آپ کو خدا تعالٰے نے آسودگی دی ہے اور اولاد عطا کی ہے۔ اور اسلام کی خدمت کا شوق دیا ہے تو اندھا دھند پرانی لکیر پر چل کر ایک ہی لائن پر اپنے بچوں کو نہ چلائیں بلکہ اپنے بچہ کو اعلیٰ تعلیم دلانے سے پہلے اپنے احباب سے مشورہ کریں۔ کہ کس تعلیم سے نہ صرف بچہ ترقی کر سکتا ہے بلکہ مسلمانوں کو بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ صیغہ مذکورہ بالا کو اطلاع دینے سے وہ بھی ہر قسم کا مشورہ دینے کے لئے تیار رہیگا۔ اگر اس کا مشورہ آپ کو مفید نظر آئے تو اس پر آپ عمل کر سکتے ہیں۔

(۱۲) آپ اس طرح بھی اسلام کی خدمت کر سکتے ہیں کہ خود بھی سادہ زندگی کو اختیار کریں۔ اور اپنے بچوں کو بھی سادہ زندگی اختیار کرنے کی تحریک کریں۔ سادہ زندگی قربانی کی روح اور جرات پیدا کرتی ہے۔ جس کی قومی ترقی کے لئے ازحد ضرورت ہے۔

(۱۳) اگر آپ کو خدا تعالٰے نے عزت دی ہے۔ تو غرباء سے اور اگر آپ شہری ہیں تو دیہاتیوں سے تعلق بڑھائیں۔ تا اسلامی برادری کا احساس قلوب میں پیدا ہو۔ اور اس کا چھوڑنا طبایع پر گراں گذرے۔

(۱۴) اگر آپ کو توفیق ملے تو تعاون باہمی کی انجمنیں اپنے علاقوں میں قایم کریں لیکن اس کے لئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ ذراسی بددیانتی بلکہ غفلت سے بھی اس قسم کی انجمنیں بجائے فائدہ دینے کے ضرر رساں ہو جاتی ہیں اور بغض و عداوت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۱۵) ہندو مسلمانوں سے چھوت چھات کرتے ہیں۔ اور کھانے کی چیزیں ان سے نہیں خریدتے نہ ان کے پکے ہوئے کھانے کھاتے ہیں۔ اس کا یہ نقصان ہو رہا ہے۔ کہ (۱) نو مسلم اقوام چونکہ چھوت کرنے والے کو بڑا خیال کرتی آئی ہیں وہ مسلمانوں کو اس سلوک پر راضی دیکھکر یہ خیال کرتی ہیں کہ مسلمان اپنے آپ کو ہندوؤں سے ادنیٰ خیال کرتے ہیں۔ اور اس خیال کی وجہ سے وہ ہندوؤں کی طرف جانے کو پسند کرتی ہیں (۲) کروڑوں روپیہ سالانہ مسلمانوں کے گھروں سے ہندوؤں کے ہاں جاتا ہے۔ جس کی واپسی کی کوئی صورت نہیں کیونکہ ہندو ان چیزوں کو مسلمانوں سے نہیں خریدتے پس آپ آج سے عہد کر لیں کہ کسی ہندو کی پکی ہوئی یا اس کے ہاتھ کی چھوئی ہوئی چیز کا استعمال نہ کرنا۔ جب تک کہ ہندو اپنے روش کو بدل کر مسلمانوں سے خریدنا اور ان کے ہاتھوں کا کھانا نہ شروع کر دیں۔ اس طرح کروڑوں روپیہ مسلمانوں کا بچ جائے گا۔ (۲) ہزاروں لاکھوں مسلم شدھی سے محفوظ ہیں گے۔ (۳) ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کو کام مل جائے گا۔ ہندو صاحبان اس کا نام بائیکاٹ رکھتے ہیں۔ اسے فساد کہتے ہیں مگر یہ رائے ان کی غلط ہے۔ اگر یہ بائیکاٹ اور فساد ہے تو وہ اتنے عرصہ سے کیوں اس بائیکاٹ کو رائج اور اس فساد کو کھڑا کرتے آئے ہیں۔ آج مسلمانوں کی اقتصادی ترقی کا راز اس چھوت کے مسئلہ میں مخفی ہے۔ ہر ایک جو اس کو نظر انداز کرتا ہے۔ وہ قومی غدار یا قومی ضروریات سے غافل ہے۔ میں نے آج سے چار سال پہلے سے اس آواز کو اٹھایا ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس طرف توجہ کے ساتھ ہی مسلمان اقتصادی آزادی کا سانس لینے لگیں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ تمام مسلمانوں کو بار بار تحریک کرتے رہیں۔ اور اس کے متعلق تحریر کراتے رہیں۔ ضرورت کے وقت آپ صیغہ ترقی اسلام سے مدد لے سکتے ہیں اور آپکی طرف سے اطلاع آنے پر لیکچرار بھیجے جا سکتے ہیں۔

(۱۶) مسلمانوں کو اس امر کی بار بار تحریک کرنی چاہیئے کہ وہ وقتی طور پر اپنے جوش کا اظہار کرنے کی بجائے استقلال سے کام کرنے کی عادت ڈالیں ہر ایک فساد جو پیدا ہوتا ہے وہ اسلام کو مادی اور روحانی طور پر کمزور کر دیتا ہے۔ پس فساد سے بچیئے اور مستقل ارادہ سے کام کرنے کی طرف آپ اپنے گرد و پیش کے لوگوں کو تحریک کرتے رہیں۔ اس وقت تک میں نے دنیوی تدابیر بتائی ہیں۔ اور ان کو پہلے بیان کرنے کی یہ وجہ نہیں کہ وہ زیادہ اہم ہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ اس وقت ملک کی حالت ایسی ہو رہی ہے کہ لوگ دین کی بات فوراً سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ پس میں نے چاہا۔ کہ جو لوگ دین سے بے پرواہ ہیں، وہ بھی اسطرف متوجہ ہو جائیں۔ دینی کاموں میں سے آپ مفصلہ ذیل کام کر سکتے ہیں۔

(۱۷) آپ کے محلہ اور آپ کے گاؤں میں ایسے لوگ ہیں جن کو ہندو تہذیب نے ہزاروں سالوں سے غلام بنا رکھا ہے بلکہ چونکہ ہندو کہتے ہیں کہ ان کا مذہب کروڑوں سال سے ہے۔ اس صورت سے یہ اقوام کروڑوں سال سے جانوروں سے بدتر سلوک کرتی چلی آئی ہیں۔ ان کی ہدایت کی طرف توجہ کریں۔ اور اگر یہ نہیں تو جس جگہ کوشش کرنا آپ کے نزدیک مفید نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ اس کی اطلاع فوراً صیغہ ترقی اسلام کو بھیجدیں۔ تا وہ حتی المقدور اس کام کو بجالانے کی کوشش کرے۔

(۱۸) مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لئے چونکہ وقتاً فوقتاً اشتہارات کی تقسیم کی ضرورت رہتی ہے۔ اگر آپ اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ اور اس خدمت کو اپنے ذمہ لیں۔ کہ آپ مرسلہ اشتہارات کو مناسب موقعوں پر اپنے شہر یا محلہ میں لگا دینگے تو یہ بھی ایک دینی خدمت ہے۔

(۱۹) چونکہ اس قدر عظیم الشان کام بغیر عام تربیت کے نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ چاہیں۔ اور آپ کے لئے ممکن ہو تو ایک خدمت آپ اسوقت یہ کر سکتے ہیں۔ کہ اس لٹریچر کو منگوا کر جو اس وقت کی ضرورت کے مطابق شایع کرایا جائیگا اپنے علاقہ میں فروخت کریں۔ صیغہ ترقی اسلام نہایت چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ .... شایع کراتا رہے گا۔ جو سستے داموں پر دیئے جائیں گے ان کو اگر مناسب قیمت پر اپنے علاقہ میں فروخت کریں تو آپ فائدہ بھی اٹھا سکتے ہیں۔ اور خدمت اسلام بھی کر سکتے ہیں

(۲۰) اگر آپ کے قصبہ اور شہر میں کوئی اسلامی انجمن ایسی نہیں جو تبلیغی کام میں حصہ لے رہی ہو۔ تو آپ ایسی انجمن کو قایم کرکے دینی خدمت کر سکتے ہیں۔ انجمن کے قیام کے لیے صحیح مشورہ دینے یا بعد میں اس کے جلسوں میں لیکچر دینے کے لیئے صیغہ ترقی اسلام کو لکھنے پر جہاں تک ممکن ہوگا۔ آپ کی مدد لیکچرار بھیجکر کیجا وے گی۔

(۲۱) ہندو لوگ خفیہ خفیہ ہر علاقہ میں شدھی کی تحریک جاری کر رہے ہیں۔ آپ ایک بہت بڑی اسلامی خدمت کریں گے۔ اگر آپ ان کی حرکات کو تاڑتے رہیں اور جس وقت اپنے علاقہ کے متعلق یا کسی خاص شخص کے متعلق ذرا سا بھی شبہ پڑے تو صیغہ ترقی اسلام کو اطلاع دیں تا فوراً اس کے تدارک کی کوشش کی جائے۔

(۲۲) بیواؤں مظلوم عورتوں اور یتیموں کو آریہ اور مسیحی خصوصاً بہکار ہے ہیں۔ آپ ایک بڑی خدمت اسلام کریں گے۔ اگر ان کے حالات پر نگاہ رکھیں اور ان کی مدد اور ہمدردی کر دیں۔ اور دوسروں کو بھی اسکی تحریک کریں

(۲۳) اگر آپ کو شوق تبلیغ ہے۔ اور آپ عربی کی تعلیم رکھتے ہیں۔ یا کم سے کم انٹرینس تک تعلیم یافتہ ہیں۔ تو ہم بڑی خوشی سے آپ کی مذہبی تعلیم کا انتظام کرنے کے لیئے تیار رہیں۔ تبلیغی کام کے لیئے تین ماہ سے چھ ماہ تک کا عرصہ کافی ہوگا۔ اگر اتنے عرصہ کے لیئے آپ فرصت نکالکر دینی تعلیم حاصل کرلیں۔ تو اس طرح آپ اپنے طور پر تبلیغ اسلام کے لیے بہت مفید ہوسکیں گے۔

(۲۴) اگر آپ کے ہاں پہلے سے انجمن قایم ہے تو آپ تبلیغی لیکچروں یا مباحثوں کا انتظام کرکے خدمت اسلام کر سکتے ہیں۔ اطلاع ملنے پر مذکورہ صیغہ آپ کی ہر طرح مدد کرے گا۔

(۲۵) آپ مسلمانوں کی دینی تعلیم کے لئے ایسے لیکچروں کا انتظام کرکے بھی جن میں اسلامی تعلیم کی خوبیاں بیان کی جائیں۔ اسلام کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اطلاع ملنے پر صیغہ مذکورہ آپ کی مدد کرے گا۔

(۲۶) آپ دین کی خدمت کے لئے اپنے اموال میں سے ایک حصہ الگ کرکے دین اسلام کی مدد کر سکتے ہیں اس رقم کو جہاں آپ مناسب سمجھیں۔ اور جسے آپ سمجھیں کہ اسلام کی خدمت کر رہا ہے۔ اور دیانتداری سے اسلام کی خدمت کر رہا ہے۔ دے سکتے ہیں۔ لیکن کچھ نہ کچھ مالی امداد اس وقت اپنی حیثیت کے مطابق کریں۔ ضرور

(۲۷) آپ مسلمانوں میں یہ خیال پیدا کرکے کہ آپس میں گو ہمارے کسقدر اختلاف ہوں لیکن دشمنان اسلام کے مقابلہ میں ہمیں ایک ہوجانا چاہیئے۔ اور اسلام کے محافظوں کو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کو بہرحال اسلام کے دشمنوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دینے والوں پر فضیلت دینی چاہیئے اور اسلام کی خدمت کے وقت ان کی پیٹھ میں خنجر نہ گھونپنا چاہیئے۔ ایک بہت بڑی اسلامی خدمت کر سکتے ہیں۔

(۲۸) آپ مسلمان زمینداروں میں یہ خیال پیدا کرکے کہ وہ اپنے علاقہ کی ادنیٰ اقوام کو مسلمان بنانے میں مبلغین اسلام کی مدد کریں۔ خدمت اسلام میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اس وقت بہت سے مسلمان زمیندار ادنیٰ اقوام کی تبلیغ میں اس لئے روک بنتے ہیں کہ مسلمان ہوکر یہ ہمارے کام چھوڑ دیں گے۔ یہ ایک وسوسہ ہی انہیں بتانا چاہیئے کہ یہ مسلمان نہ بنیں گے تو ہندو یا مسیحی بنیں گے۔ اور نہ صرف کام چھوڑیں گے۔ بلکہ دشمنوں سے مل کر ان کا مقابلہ کریں گے۔

(۲۹) آپ ایک بہت بڑی دینی خدمت کریں گے اگر مسلمانوں کو ہر موقع پر اس خطرہ سے آگاہ کرتے رہیں جو اسوقت اسلام کو پیش آرہا ہے۔

(۳۰) آپ کی خدمت اور بھی بڑھ جائے گی۔ اگر آپ ایسے لوگوں کے ناموں اور پتوں سے صیغہ مذکورہ بالا کو اطلاع دیتے رہا کریں۔ جو کسی نہ کسی رنگ میں خدمت اسلام میں حصہ لینے کے لیئے تیار ہوں۔

(۳۱) اگر آپ ان امور میں سے کسی ایک یا زیادہ کاموں کی تعیین نہ کر سکتے ہوں۔ تو آپ کم از کم اس قدر ضرور کریں کہ اپنی زندگی کو اسلام کی تعلیم کے مطابق بسر کرنے کی کوشش کریں۔ اس طرح آپ اسلام کو اعتراض سے بچانے میں ہماری مدد کریں گے۔ اور اللہ تعالےٰ آپ کو مزید ترقی کی توفیق دے گا۔

(۳۲) اگر آپ ان کاموں میں سے کسی ایک یا زیادہ کے کرنے کے لئے تیار ہیں تو بھی اور اگر کسی معین کام کے کرنے کے لئے تیار نہیں لیکن یوں اس غرض اور مقصد سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ تو بھی ساتھ کی فارم پر دستخط کرکے اور اپنا پتہ لکھکر مذکورہ بالا انجمن کے نام ارسال کر دیں۔ تاکہ آپ کی خواہش پوری ہو۔ اور اسلام کی خدمت میں آپ کو حصہ ملے۔ میں امید کرتا ہوں کہ وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے آپ سستی سے کام نہ لیں گے۔ اور خود بھی اس تحریک میں شامل ہوں گے۔ اور دوسروں کو بھی شامل کرنے کی تحریک کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کا مددگار ہو۔ وقت نازک ہے۔ اور حالات دم بدم بدل رہے ہیں۔ ایک ایک منٹ کی دیر خطرناک ہے۔ آپ سوچ لیں کہ کیا آپ سپین کی طرح اسلام اور مسلمانوں کا نام ہندوستان سے مٹ جانے پر راضی ہوں گے اگر نہیں تو پھر اس جدوجہد کے لئے تیار ہوجائیں جو آپ کی ساری توتوں کو اپنی طرف مشغول کرے ایک زبردست اور منظم قوم کا آپ نے مقابلہ کرنا ہے اور بغیر اعلیٰ درجہ کے نظام کے آپ اس کام میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ ساتھ کی فارم پر دستخط کرنے سے آپ پر کوئی ذمہ واری عائد نہیں ہوگی جب آپ سے کوئی تحریک کی جائے گی۔ تو آپ آزاد ہوں گے۔ کہ اپنے حالات کے مطابق جو راہ چاہیں اختیار کریں۔

واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار

مرزا محمود احمد۔ امام جماعت احمدیہ

قادیان دار الامان

گیانی اوتار سنگھ صاحب پشاوری کا خط

جناب ایڈیٹر صاحب "زمیندار" تسلیم

کچھ دنوں سے ہندو اخبارات میں میرے اس لکھے

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

بہت زہر اگلا جارہا ہے۔ جس میں میں نے بیان کیا تہا کہ سکہوں اور ہندوؤں میں کوئی دور کی نسبت بہی نہیں اور ان دونوں میں اتنا ہی فرق ہے۔ جس قدر ہندوؤں اور مسلمانوں میں۔ کہاں بت پرست ہندو اور کہاں بت شکن سکہہ۔ میں اس دعوے کے ثبوت میں اس واقعہ کا حوالہ دیتا ہوں۔ کہ گورو گوبند سنگہہ جی نے اورنگ زیب کو خط لکہتے ہوئے فرمایا کہ:-

مجہے اس بات پر بہت تکلیف ہوئی ہے کہ مجہے ہندو کہا گیا ہے۔ میں ہندو نہیں ہوں وہ بت پرست ہیں اور میں بت شکن ہوں اور دونو کے درمیان بعد المشرقین ہے۔

میں حیران ہوں کہ ہمارے ہندو بہائی ہر بات میں پہلے خود شرارت کرتے ہیں۔ اور پہر اپنے آقاؤں یعنی سودار دالامدار کے پاس شکایات کا طومار باندہہ دیتے ہیں۔ ہر قسم کی شرارت مفسدوں کے ٹولے سے جسے آریہ سماج کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے شروع ہوتی ہے ان چیلے چانوڑں کے سوائے شرارت کے اور کچہہ نہیں سوجہتا ۱۹۲۱ء میں مہاتما گاندہی نے ان کے ملق فرمایا تہا کہ ہندوستان کی پیشانی پر اگر کوئی بدنما دہبہ ہے۔ تو وہ آریہ سماج ہے۔

اب ان آریہ سماجیوں کو ایک نئی شرارت یہ سوجہی ہے کہ وہ بہادر کو ہندو ثابت کریں۔ اصل میں بات یہ ہے کہ ان اپنے "شہدا" تو وہی ہیں جو لوگوں کے پیغمبروں اور روں کو برا بہلا کہکر ہو جاتے ہیں۔ وہ لوگ سے ہمیشہ تاجت کر رہے ہیں۔ ان میں ایک پرمانند ایم ہے جس نے چند دن ہوئے ایک کتاب تصنیف کی میں لکہا ہے کہ ایکدفعہ گورو گوبند سنگہہ جی نے بندا بیراگی استمداد کی۔ لیکن یہ سب من گہڑت باتیں ہیں ان کا کوئی ماخذ نہیں ہے۔ سکہہ اسپر اس لئے خاموش رہے ایسے بیہودہ اور گندے لٹریچر کا جواب دینے کی چنداں ورت نہیں۔ لوگ خوب جانتے ہیں کہ یہ صاحب حکومت لکہکر دے آئے ہیں کہ میں ہر جاگر ہندوستانیوں میں لڑاتا ہونگا۔

ان جب ہندو سبہا لائلپور نے بیر بوجا کے موقعہ پر گورو گوبند سنگہہ کے متعلق یہ الفاظ کہے کہ آپ بندہ بیراگی کے پاس استمداد کے لئے گئے۔ ان باتوں کی تردید کے لئے گوردوارہ سنگہہ سبہا میں ایک دیوان منعقد ہوا۔ اور لوگوں کو بتایا گیا کہ خود ہندوؤں نے گورو گوبند سنگہہ سے اور ان کی اولاد کے ساتہہ کس قدر نمک حرامی کی۔ اصولاً سکہوں کو ہندو کہنا ان کے مذہب کی صریح توہین ہے۔ ہندو اخبارات نے اسپر شور مچا رکہا ہے۔ اور وہ ڈپٹی کمشنر لائلپور سے درخواست کر رہے ہیں۔ کہ وہ مجہپر دفعہ ۱۵۳ الف کی رو سے مقدمہ چلائیں۔

"پرتاپ" نے اپنی ۱۲ مئی کی اشاعت میں ایک کارٹون شایع کیا ہے۔ جس میں دیانند کو جسے ہم ...... خیال کرتے ہیں جہنڈا دیکر کہڑا کیا ہے۔ اور گورو گوبند سنگہہ جی کو اس کے قدموں میں جگہ دی گئی ہے۔ میں صاف الفاظ میں ہندو اخبارات اور ان کے ایڈیٹروں کو بتا دینا اپنا فرض سمجہتا ہوں۔ کہ اگر وہ پہلے مالش ہیں تو ان خرافات نویسیوں سے باز آجائیں۔ ورنہ جس طرح سوامی دیانند کے پاس دو ملنگ .... پہنچے اور ان سے یہ اقرار لیکر آئے تہے۔ کہ پہر میں پنجاب میں کبہی واپس نہیں آؤنگا اور نہ ہی وہ آئے۔ سکہہ کبہی گورنندا نہیں سن سکتا .... کیونکہ ہمیں یہ حکم ہے

ہو گر کی نندا سنے نہ کان

بیٹہن کرے سنگ کرپان

جس وقت ہم بہی اپنی باتوں پر اتر آئے تو پہر آپ صاحبان کہیں کہنکرا اور ہردوار کے جنگلوں میں مٹہکر بہجن گاتے نظر آئیں گے"۔ گیانی اوتار سنگہہ پیشاوری وزیلنڈا، ۲۸ جون

وصیت نمبر ۲۵۵۲

میں زینب بی بی زوجہ غلام نبی لوہار سکنہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی متروکہ جائداد کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی۔ جائداد موجودہ زیور اور مہر دہ صدروپیہ ہے۔ فقط والسلام

گواہ شد۔ غلام نبی ولد جہنڈو قوم لوہار مہاجر قادیان العبد۔ نشان انگوٹہا زینب زوجہ غلام نبی لوہار مورخہ ۲۷ جنوری ۲۶ء گواہ شد۔ ابوعبید اللہ غلام رسول وزیرآبادی حال وارد قادیان

وصیت نمبر ۲۵۵۴

میں عائشہ بی بی ولد نظام الدین قوم کشمیری ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہو سکے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی۔ میری موجودہ جائداد یعنی صدا مہر بصورت زیور ہے۔

المرقوم ۳۰/۱۲/۲۶ گواہ شد۔ اللہ دتا ولد حسن محمد خاوند موصیہ کشمیری احاطہ میاں چراغ دین لاہور العبد۔ نشان انگوٹہا عائشہ بی بی زوجہ اللہ دتہ شیرفروش گواہ شد۔ عطاء اللہ ولد محمد بخش قوم قریشی ٹیچر ایم بی سکول لاہور

حصار اسلام ہفتہ وار (با تصویر)

زیر ادارت میاں سلطان احمد جودہی

حصار اسلام۔ حفاظت و اشاعت اسلام کے طریقے سکہاتا ہے۔ مسلمانوں کے فرقوں کو متحد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسلام کا سچا خادم ہے۔ خدا پرستی کی طرف راغب کرتا ہے۔ پیار اور محبت سے زندگی بسر کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ مشرکانہ رسومات کو بند کرتا ہے۔ اسلامی تاریخ کو آسان کہانیوں میں پیش کرتا ہے۔ اسلامی تاریخی یادگاروں کو تازہ کرتا ہے۔ معاشرت کے طریقے سکہاتا ہے۔ صحت کے اصول بتاتا ہے۔ دین و دنیوی

KHILAFAT LIBRARY

تعلیم کے سبق پڑھاتا ہے۔ فحش نویس اخبارات کو مہذب طریق سے دنداں شکن جواب دیتا ہے۔ ملک اور قوم کی خوشحالی کے لئے جائز کوشش کرتا ہے۔ جنس لطیف کے متعلق مفید مضامین پیش کرتا ہے۔ تربیت اطفال کے خاص مضامین شایع کرتا ہے۔ چالاک اور عام واقعات پر آزادانہ رائے زنی کرتا ہے۔ مفید اور ضروری خبریں شایع کرتا ہے۔ ہر ہفتہ ایک نامور مسلمان کی تصویر اور اس کے حالات لکھتا ہے۔ معمے شایع کرتا ہے۔ اور حل کرنے والے اپنے خریداروں کو انعامات تقسیم کرتا ہے لطیفے نظمیں اور دلچسپ قصے اور کہانیاں شایع کرتا ہے۔ اور اس کے قلمی معاونین ہندوستان کے مشہور لکھنے والے حضرات ہیں۔ اس کا کاغذ اچھا۔ لکھائی عمدہ اور چھپائی دیدہ زیب ہے۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود حصار اسلام کا سالانہ چندہ چھ روپے ششماہی ۳ سہ ماہی ۱۲/ نمونہ دو آنہ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔

بجملہ خط وکتابت وترسیل زر کا پتہ۔ منیجر ہفتہ وار حصار اسلام بٹالہ پنجاب

قادیان میں مسکن بنانیوالوں کے لئے خوشخبری

مسجد اقصیٰ سے صرف نصف قدم کے فاصلہ پر ایک عالیشان پختہ دو منزلہ مکان جو تقریباً نصف کنال میں واقع ہے۔ جس کی مکانیت حسب ذیل ہے۔ ڈیوڑھی پختہ بارہ فیٹ لمبی ۱۲ فٹ چوڑی بیٹھک ۲۰ فٹ لمبی اور ۱۰ فٹ چوڑی کمرہ ۲۵ فٹ لمبا اور دس فٹ چوڑا۔ جس میں ایک بڑا دروازہ اور چار کھڑکیاں ہیں۔ بہت ہوادار ہے۔ اسباب رکھنے کا کمرہ ۱۱½ فٹ لمبا اور ۹½ فٹ چوڑا۔ دالان ۲۱½ فٹ لمبا اور ۱۱½ فٹ چوڑا جس میں پانچ دروازے ہیں۔ باورچیخانہ ۱۱½ فٹ لمبا اور ۱۲½ فٹ چوڑا صحن ۲۰ فٹ لمبا اور ۱۵ فٹ چوڑا۔ بالاخانہ پختہ ۲۰ فٹ لمبا ۱۰ فٹ چوڑا۔ اس کے آگے صحن جس میں اوپر کے کل حصہ میں ۶ فٹ اونچے پختہ پردے ہیں اور سب جگہ پختہ فرش کیا ہوا ہے مکان اسقدر ہوادار ہے۔ کہ گرمیوں میں بھی انسان اندر سو سکتا ہے اور مسجد اقصیٰ سے اس قدر قریب تر ہے۔ کہ گھر میں بیٹھے ہوئے درس سنا جا سکتا ہے۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت یا خود مکان دیکھکر طے کرلیں۔ معرفت منیجر نور قادیان (پنجاب)

کیا آپکا گھر اس بابرکات کتاب سے خالی ہے۔

روح القرآن یہ کتاب تبلیغ کے کام میں خاص طور پر کار آمد ہے۔ ہر مبلغ ہر اسلامی انجمن اور ہر مسلمان کے پاس یہ کتاب رہنی چاہئے۔ شدھی کے میدان کارزار میں ہر مسلمان کو اس ہتھیار سے مسلح ہونا چاہیئے۔ سات سال کی محنت شاقہ سے قرآن پاک کے مضامین کی ترتیب وار ایسی فہرست تیار کی گئی ہے جو آپکو کہیں نہ ملے گی۔ کوئی مضمون نہیں چھوڑا۔ سورہ وار الفاظ خلاصہ مضامین شان ہائے نزول اور آیتوں کے خواص خاص ترتیب وار دیئے گئے ہیں۔ غرضیکہ دریا کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ ہر چیز خاص ترتیب سے لکھی گئی ہے قیمت صرف دو روپے۔ پتہ مولوی محمد قمر پبلشر سلسلہ سرمایہ اطفال گوجرانوالہ پنجاب

اللہ شافی

سانپ اور بچھو کے کاٹنے سے مت ڈرو

کیونکہ موسم گرما میں بچھو اور سانپ کی کثرت ہوتی ہے۔ جس کے باعث اکثر لوگ ان کاٹے ہوئے زہریلے اثر سے پریشان پھرا کرتے ہیں۔ اور بر وقت کسی مجرب دوا کے نہ ملنے کے جھاڑ پھونک کروانے پر مجبور ہوتے ہیں لیکن پھر بھی ان کی تکلیف میں کوئی خاص کمی واقع نہیں ہوتی ہے۔ لہذا پبلک کے آرام و نفع کی خاطر یہ قرص جو کہ سانپ اور بچھو کے زہریلے اثر کو دور کرنے میں نہایت مجرب ثابت ہوئے ہیں اور جن کے لگاتے ہی زہریلا اثر دور ہو کر آرام ہونے لگتا ہے۔ مشتہر کئے جاتے ہیں۔ پس ایسی نفع بخش دوا ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا باعث آرام ہے۔ تاکہ وقت بوقت رات بے رات کام آئے۔ قیمت۔ ۱۲ قرص (ٹکیہ) ایکروپیہ عہ معہ ترکیب استعمال خرچ پارسل ذمہ خریدار۔ نوٹ۔ فرمائش کے ہمراہ مہر کے ٹکٹ لفافہ میں بند کرکے روانہ کر دیجئے۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

جوہر سوڈا واٹر۔ جوہر لیمونیڈ

بحمد اللہ کے اضلاع والوں کی دیرینہ خواہش پوری ہو گئی

اکثر اصحاب کو شکایت رہتی تھی۔ کہ دیہات میں لیمونیڈ اور سوڈا واٹر نہیں ملتا اور خواہشمند اس کے لئے بیتاب رہتے تھے۔ انہیں حضرات کے اصرار پر اس کو تیار کیا گیا ہے پس خواہشمند اس سے فائدہ حاصل کریں۔ اور خصوصاً تاجر اس سے زیادہ نفع اٹھا سکتے ہیں چونکہ وقت واحد میں لیمونیڈ یا سوڈا واٹر بغیر کسی مشین کے صرف ہاتھ سے تیار ہو جاتا ہے اور تیار کیا ہوا شیشہ ایک ماہ تک بھی خراب نہیں ہوتا ہے۔ اور نہ اس کی گولی نکلتی ہے جب تک کہ اس کو کھولا نہ جائے۔ خاصیت میں بازاری لیمونیڈ اور سوڈا واٹر سے بدرجہا بہتر ہے۔ اور اس کے استعمال سے بہت آرام ملتا ہے اور حالت بخار میں اس کے استعمال سے بہت تسکین ہوتی ہے چونکہ یہ بہت لذیذ اور شیریں ہے اس لئے مریض اسکو شوق سے پی لیتے ہیں۔ بدہضمی اور معدہ کے لئے بہت مفید ہے۔ اور دو موسم ملتے وقت اس کا استعمال صحت کو قایم رکھتا ہے۔ عہدیداران اور ذی استطاعت اصحاب کو ہمیشہ یہ پاس رکھنا چاہیئے۔ قیمت دس بکس کی جس میں ۲۰ لیمونیڈ کی بوتلیں تیار ہوتی ہیں قیمت ایکروپیہ اور ۱۲ بکس جس میں ۱۲ بوتلیں سوڈا تیار ہوتی ہیں قیمت ایکروپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر

منیجر شفاخانہ سعادت منزل متعلقہ حکیم میر سعادت علی صاحب معالج امراض کہنہ متصل چوک اسپاں شاہ علی بنڈہ حیدر آباد (دکن)

KHILAFAT LIBRARY

...ہیں بڑی نعمت ہیں

...ا انکھوں کی کچھ بھی قدر ہے۔ جس کے بغیر دنیا اندھیر ہے۔ تو
...سے ہی موتی سرمہ رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے۔ جو گرے
...ہند۔ غبار۔ ضعف بصر۔ جالا۔ پھولا۔ پانی بہنا۔ خارش۔ رتوند۔ گوہانجنی۔ ناخونہ
ابتدائی موتیا بند غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ ۲/۸
دو روپے آٹھ آنہ محصولڈاک علاوہ

آپ کے سرمہ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے

جناب چودھری عنایت اللہ خان صاحب سارجنٹ۔ ایم۔ ایس لدھیانہ سے لکھتے ہیں کہ مجھے ضعف بصر۔ اور سرخی آنکھ کی شکایت تھی اس کے لئے آپ کا سرمہ نہایت ہی مفید ثابت ہوا جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ ایک تولہ اور سرمہ جلد بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

اکسیر البدن رجسٹرڈ

اگر آپ کی طبیعت پژمردہ رہتی ہے۔ زرد رنگ یا کمر میں درد حافظہ کمزور کسی کام پر دل نہ لگتا چلتے وقت دم چڑھ جاتا۔ پنڈلیوں میں درد سی محسوس ہوتی۔ ہاتھ پاؤں بہو لتے قوت جواب دے چکی ہو تو آپ آج سے ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں جو ناگہانی بیماریوں سے محفوظ رکھنے۔ بھوک کو کھولنے۔ حافظہ کو تیز کرنے۔ رنگ کو نکھارنے۔ دل و دماغ کو تقویت دینے پٹھوں کو مضبوط بنانے اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے بچانے۔ خوشی و نشاط پیدا کرنے اعضاء رئیسہ و شریفہ کی زائل شدہ قوت کو بحال کرنے گری ہوئی جوانی کے قیام اور ضعیفی کی حفاظت چہرہ کو شگفتہ دماغ کو روشن اور جسم کو چست و چالاک بنانے گذشتہ امنگوں کو اور زائل شدہ آرزوؤں کو واپس لانے کے لئے یہ اپنی نظیر آپ ہی ہے نہ صرف یہی نئی امنگ اعضا میں نئی ترنگ اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا اسی کا کام ہے مختصر یہ کہ ہر قسم کی بدنی و دماغی کمزوری کے لئے اکسیر اعظم ہے غرضیکہ نامرد کو مرد اور مرد کو جوان فربہ بنا دینا اسی دوا کا ہی کام ہے۔ صرف وہی لوگ طلب کریں جو جائز طور پر حاجتمند ہوں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف ۵ روپیہ (پانچ روپیہ) محصولڈاک علاوہ

اکسیر معدہ

کمزور معدہ انسانی زندگی کو نکما بنا دیتا ہے۔ گرمی کے دنوں میں تو قریباً ہر اک معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ درد شکم۔ اپھارہ۔ بادگولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ بدہضمی کمی بھوک ترش ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ ہیضہ۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ وغیرہ ہوتا ہے اکسیر معدہ نہ صرف ان عوارض کو دور کرتی۔ بلکہ ہاضمہ کو تیز کرتی اور رنگ کو نکھارتی ہے اگر آپ کو کھانا خوب ہضم ہوتا ہے۔ اور وقت پر بھوک لگتی ہے تو آپکے لئے سادہ غذا بھی نعمت عظمی سے کم نہیں ہے۔ اگر یہ بات نہیں تو پھر مرغن اور لذیذ غذائیں بھی محض وبال ہیں اس لئے اگر آپ اپنے معدہ کو قوی بنا کر لطف زندگی سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہیں تو آج سے ہی اکسیر معدہ کا استعمال شروع کر دیں قیمت ایک شیشی صرف دو روپے محصولڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر رجسٹرڈ

حکما اور ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ گندہ منہ اور میلے دانت ہزارہا بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو مقدم و ضروری سمجھتے ہیں تو آج سے ہی موتی دانت پوڈر کا استعمال شروع جو دانتوں کی کل بیماریوں کو دور کرتا۔ انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناتا اور موتیوں کی طرح چمکاتا۔ بدبو دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے گوشت خورہ دانتوں سے خون یا پیپ کا آنا۔ دانتوں پر میل جمنی یا ان کا زرد رنگ رہنا اور منہ سے پانی آنا۔ غرضیکہ جملہ امراض دنداں کے لئے یہ موتی دانت پوڈر اکسیر کا حکم رکھتا ہے
قیمت فی شیشی ایکروپیہ محصولڈاک علاوہ

گاؤں میں رہکر شہر کا لطف

گرمیوں کے دنوں میں کس کا دل لیمونیڈ اور سوڈا واٹر جیسے مفرح شربت کو نہیں للچاتا۔ مگر افسوس کہ دیہاتی بیچارے ان شہری نعمتوں سے محروم رہتے ہیں اب دیہات والوں کو خوش ہونا چاہئیے کہ خدا نے ان کی سن لی اور وہ گھر بیٹھے ہی جو ہر لیمونیڈ اور سوڈا سے تازہ بتازہ لیمونیڈ اور سوڈا بنا کر گرمیوں میں ان بے بہا نعمت سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔
قیمت جوہر لیمونیڈ دس بوتل ایکروپیہ وجوہر سوڈا واٹر ۱۲ بوتل ایکروپیہ محصولڈاک علاوہ

تریاق ملیریا

ہندوستان کے باشندوں کو اس نامراد ملیریا بخار کی عالمگیر بلا نے ایک طرح سے زندہ درگور کر رکھا ہے۔ اگر آپ اس خطرناک آفت سے بچنا چاہتے ہیں تو پھر فی الفور ایک شیشی تریاق ملیریا کی اپنے گھر میں رکھ چھوڑیں۔ ایک شیشی آٹھ بیماریوں کے لئے کافی ہے۔ اس سے ملیریا اس طرح بھاگتا ہے جیسے غلیل سے بندر
قیمت ایک شیشی صرف ایک روپیہ چار آنہ محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ : مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب